عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوة

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۶ | ۱۰ تا ۱۸ شوال ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱/ اکتوبر ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۴۰

نماز دین کا ستون

شوال کے چھ روزے

انتقام الٰہی

ارتدادی سرگرمیاں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

روزہ میں ٹوتھ پیسٹ

محمد نعمان علی، راولپنڈی

س:...... میں سحری کرنے کے بعد صبح اٹھتا ہوں تو میرے منہ سے خون آتا ہے، کیا میں روزے کی حالت میں دانتوں کو ٹوتھ پیسٹ سے صاف کرسکتا ہوں یا نہیں؟ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ ٹوتھ پیسٹ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیا یہ درست ہے؟

ج:...... آپ روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ نہ کریں، کیونکہ روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنے سے ٹوتھ پیسٹ کے حلق میں جانے کا قوی امکان ہے، جس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ آپ مسواک کرکے اپنا منہ صاف کریں انشاء اللہ! اس سے آپ کی یہ بیماری جاتی رہے گی اور منہ بھی صاف ہوجائے گا۔

روزہ میں انجکشن

نعمان آصف، کراچی

س:...... کیا روزے میں انجکشن لگوایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ میں نے سنا ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹتا، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس لئے کہ انجکشن کے ذریعہ دوائی پیٹ یا دماغ میں براہ راست نہیں جاتی بلکہ مختلف مسام، گوشت اور رگوں کے ذریعہ سے ہوتی ہوئی جسم میں جاتی ہے۔

س:...... اگر نماز میں دوسرا سجدہ کرنا بھول جائیں تو کیا نماز ادا ہوجاتی ہے یا نہیں؟

ج:...... نماز کی ہر رکعت میں ایک سجدہ لاعلی التعیین فرض ہے، اس لئے اگر کوئی ایک سجدہ رہ جائے تو یاد آنے پر کرلیا جائے اور سجدہ سہو کرکے نماز پوری کرلی جائے اور اگر سجدہ نہ کیا گیا تو محض سجدہ سہو سے نماز نہ ہوگی، اس لئے کہ نہیں معلوم کہ رہ جانے والا سجدہ فرض تھا، اگر وہ فرض تھا تو محض سجدہ سہو سے اس کا نقصان پورا نہیں ہوسکتا۔

کرایہ پر چڑھنے والے مکان پر زکوۃ

ندیم حفیظ، کراچی

س:...... یکم اپریل ۲۰۰۵ء کے شمارہ میں "فیکٹری اور مکان پر زکوۃ کیوں نہیں" پڑھا، جس سے میرا مسئلہ ملتا جلتا ہے، عرض ہے کہ میں اپنی والدہ اور بھائی کے ساتھ والد کے ذاتی مکان میں رہتا ہوں، جس میں ہم سب وارث ہیں، جبکہ میں نے اپنی ذاتی رقم سے ایک فلیٹ خریدا ہے جو دو سال سے کرایہ پر دیا ہوا ہے، ماہانہ کرایہ دو ہزار روپے ہے، جس میں سے سال بھر کچھ نہیں بچتا، کیا میں زکوۃ فلیٹ کی قیمت سے دوں گا یا کرایہ سے حاصل ہونے والی رقم پر یا ان پر میری زکوۃ واجب نہیں ہوتی؟

ج:...... اگر وہ فلیٹ انوسٹمنٹ کے لئے نہیں ہے اور اس کا کرایہ آتا ہے تو اس کی قیمت پر زکوۃ نہیں ہے۔

س:...... ہم تعویذ جو قرآنی آیات کے ہوتے ہیں، پہن کر ٹوئلیٹ یا باتھ روم میں جاسکتے ہیں اور سمندر میں نہا سکتے ہیں؟ کیونکہ کہتے ہیں سمندر کے پانی سے ان کی تاثیر ختم ہوجاتی ہے؟

ج:...... اگر تعویذ موم جامہ کرکے چڑے میں سلا ہوا ہے تو اس کو پہن کر غسل خانہ میں جاسکتے ہیں اور اس کو پہن کر سمندر میں نہا بھی سکتے ہیں۔

س:...... میں سرکاری ملازم ہوں، آج کل حکومت سرکاری ملازمین کو پندرہ فیصد ایڈوانس تنخواہ بینک کے ذریعے دے رہی ہے جو ہماری تنخواہ ہی ہوگی صرف پہلے (ایڈوانس) مل جائے گی، مگر بینک اس پر اضافی رقم لے رہا ہے اور قسطوں کی صورت میں تنخواہ کے چیک سے ہر مہینہ خودکاٹ لے گا، عرض ہے کہ کیا اس طرح ایڈوانس تنخواہ لی جاسکتی ہے؟

ج:...... ایسی ایڈوانس تنخواہ جس پر سود دینا پڑے، لینا ناجائز ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۶ شمارہ: ۴۰ ۱۰ تا ۱۸/شوال ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۷ء

اس شمارے میں

کامیابی کا راستہ	۳	مولانا محمد اعجاز
نماز ..... دین کا ستون	۹	محمد حامد سراج
شوال کے چھ روزے	۱۱	مولانا سعید احمد جلال پوری
ارتدادی سرگرمیاں	۱۲	محمد ارشد خرم
انتقام الٰہی	۱۴	مدیم نواب
پیغام محمدی ﷺ کی چند خصوصیات	۱۷	محمد زکریا قدوسی
گلستان ختم نبوت	۲۳	مولانا محمد نذر عثمانی
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا محمد اعجاز

کامیابی کا راستہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہم سے رخصت ہوا، کتنے خوش نصیب ایسے ہوں گے جنہوں نے اس ماہ مقدس کی قدر کی، اس کے ہر ہر لمحہ کو اپنے لئے کار آمد بنایا، سابقہ غلطیوں پر توبہ وندامت کا اظہار کر کے، آئندہ کے لئے گناہوں سے اجتناب کا عزم کیا ہوگا اور پورا مہینہ نیکیوں پر کمر بستہ رہے ہوں گے، بلاشبہ یہ مقدس مہینہ ایسے لوگوں کے لئے رحمت ومغفرت کا وسیلہ اور جہنم سے نجات اور مغفرت کا ذریعہ ثابت ہوگا، اس کے برعکس کتنے بد بخت ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنی روش بدلی، نہ گناہ چھوڑے، نہ سابقہ گناہوں پر پشیماں ہوئے، بلکہ رمضان شریف میں بھی شراب کی محفلیں سجائیں، رقص وسرود کی محفل میں زہریلی شراب نوشِ جاں کر کے تقریباً پچاس نوجوان جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس مبارک مہینہ میں بھی اپنی روش نہ بدلی اور سراسر محروم کے محروم ہی رہے۔

رمضان المبارک کی برکات ہی تھیں کہ اس ماہ مقدس میں شہر اور محلہ کی اکثر مساجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں، نماز کے بعد کوئی ذکر کر رہا ہے، کوئی تلاوت کر رہا ہے، کوئی نوافل پڑھ رہا ہے، کوئی وعظ ونصیحت سننے میں مشغول ہے، کوئی مسائل معلوم کر رہا ہے، غرض یہ کہ ہر طرف نیکیوں اور عبادتوں کا موسم بہار تھا، مسجد میں بڑے بھی آرہے ہیں، چھوٹے بھی، بچے بھی، بوڑھے بھی ہر ایک کی یہ کوشش اور خواہش ہے کہ نماز باجماعت مل جائے، تکبیر اولیٰ مل جائے، اور ہر ایک کو یہ اندیشہ اور فکر لاحق ہے کہ کہیں میری نماز فوت نہ ہو، میری تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو۔

لیکن جیسے ہی رمضان المبارک مکمل ہوا اور عید کی نماز ہوگئی، وہی مساجد جو رمضان المبارک میں نمازیوں کی کثرت کی بنا پر اپنی تنگ دامنی کا سماں پیش کر رہی تھیں، یکا یک وہ مساجد نمازیوں سے خالی ہو کر چند صفوں میں سمٹ اور سکڑ گئیں۔

ایسا کیوں؟ کیا نماز باجماعت صرف اس ایک ماہ میں فرض تھی؟ کیا ہمارا دین چند دنوں یا مہینہ بھر کی عبادت کا ہمیں حکم دیتا ہے؟ کیا بقیہ گیارہ مہینوں میں نماز ہم سے ساقط ہوگئی ہے؟ حالانکہ قرآن کریم میں توحید، رسالت، آخرت کے ذکر کے بعد جس قدر نماز کا تذکرہ ہے کسی دوسری عبادت کا نہیں، اجمالی طور پر اور عبادت وطاعت کے ضمن میں تو سینکڑوں سے بھی زیادہ مرتبہ نماز کا ذکر ہوگا لیکن صراحتاً تقریباً ایک سو نو بار قرآن کریم میں نماز کا ذکر آیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اس کا دین نہیں جس کی نماز نہیں، سنو! نماز کا مقام دین میں ایسا ہے جیسے سر کا مقام جسم میں۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: حضور!

وہ کون سی چھ چیزیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ کی حفاظت، پیٹ کی حفاظت اور زبان کی حفاظت۔‘‘

ایک حدیث میں ہے کہ بندہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اس کو تین باتیں حاصل ہوتی ہیں:

۱:……آسمان کی بلندیوں سے لے کر اس کے سر کی چوٹی تک نیکی بکھرتی رہتی ہے۔

۲:……ملائکہ آسمان سے لے کر اس نمازی کے قدموں تک اس کو گھیرتے ہیں۔

۳:……ایک منادی کرنے والا یہ اعلان کرتا رہتا ہے کہ اگر بندہ کو معلوم ہو (کہ نماز میں کیا کچھ ملتا ہے) تو وہ ادھر ادھر التفات نہ کرے۔

نماز بہترین عبادت ہے، تمام پریشانیوں کا حل نماز میں ہے، نماز روزی دلانے کا سبب ہے، صحت کی محافظ ہے، بیماریوں کو دور کرتی ہے، نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، نماز مومن کا نور ہے، نماز افضل جہاد ہے، ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی آفت آسمان سے اترتی ہے تو مسجد کے آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ پورے خشوع وخضوع کے ساتھ باجماعت نماز خود بھی پڑھیں اور اپنے گھر والے، پڑوسی، محلہ والے سب کو نماز باجماعت پڑھنے کا پابند بنائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ’’احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل ‘‘(اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو)۔

آپ ﷺ نے ہمیشہ نماز باجماعت پڑھی، صحابہ کرامؓ نے ہمیشہ نماز باجماعت کی پابندی کی، آپ ﷺ نے نماز باجماعت نہ پڑھنے والوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا، حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں چاہتا ہوں کہ اپنی جگہ کسی کو امام بناؤں اور میں جا کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگادوں جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوتے۔‘‘

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: ’’اگر گھر میں خواتین اور بچے نہ ہوتے تو میں ایسے گھروں کو آگ لگادیتا۔‘‘

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جو اسوۂ حسنہ دین حق کی کامیابی کی دلیل ہے، ہم اس سے غافل ہو چکے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ تو یہ ہے اور اس بات کو سب مسلمان مانتے ہیں کہ نجات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اختیار کرنے میں ہے، مگر اس پر ہمارا عمل نہ ہونے کے برابر ہے۔

حضرت حاتم اصمؒ ایک بزرگ گزرے ہیں، ان کا ارشاد ہے:

دانستم کہ خدائے را بر من حق است
جز من کسے دیگر نے ادامی کند

ترجمہ:……’’میں نے جان لیا ہے کہ میرے پروردگار
کا مجھ پر حق ہے، جس کو میرے سوا کوئی دوسرا آدمی ادا نہیں
کرسکتا، لہٰذا میں اس حق کی ادائیگی میں مصروف ہو گیا ہوں۔‘‘

مطلب یہ ہے کہ حتی الامکان کوشش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہونے پائے، ظاہر ہے کہ جو شخص حقوق اللہ کا خیال رکھے گا وہ کبھی غفلت کا شکار نہیں ہوگا، وہ نہ صرف خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے لئے مستعد ہوگا بلکہ مخلوق کے حقوق کی بھی پاس داری کرے گا، بلاشبہ ایسا شخص کامیابی کے راستے پر چل رہا ہے۔

☆☆………☆☆………☆☆

نماز

دین کا ستون اور ربِ کریم کی قربت کا ذریعہ

محمد حامد سراج

ایمان کے بعد سب سے اہم رکن نماز ہے، جب ایک انسان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا نبی اور رسول مانتا ہے اور اس کے قلب میں اور زبان پر یہ الفاظ موجزن ہوتے ہیں: ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' تو اس اقرار کے ساتھ ہی اس پر پانچ وقت کی نمازیں فرض ہوجاتی ہیں اور ان کا اپنے وقت پر اہتمام اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس دور پرفتن میں اس رکن کا کہاں تک خیال رکھا جاتا ہے اور اسے قائم کرنے کا لوگ کتنا اہتمام کرتے ہیں، بے راہ روی اور غفلت کا یہ عالم ہے کہ کاروبار دنیا میں غرق ہوکر، ہم نماز جیسی اہم عبادت سے دور ہوتے چلے جارہے ہیں اور یہ دوری خدا سے دوری ہے اور خدا سے دوری بربادی وہلاکت ہے۔

میں اپنے اس مضمون میں نماز کی اہمیت، اس کے چھوڑنے پر وعید، عتاب، جماعت کا اہتمام، جماعت چھوڑنے پر عتاب اور خشوع وخضوع، ان موضوعات پر لکھنے کے بعد خدا کے ان برگزیدہ اور جلیل القدر اصحاب کا ذکر کروں گا جن کی نماز کامل اور اکمل ترین ہوتی تھی، وہ آج بھی ہمارے لئے نمونہ اور مشعل راہ ہے۔

تاریخ ایک آئینہ ہے، ماضی کے واقعات ایک کڑی کی حیثیت رکھتے ہیں اگر کسی ایک کڑی کو بھی چھوڑ دیا جائے تو عمارت بدنما اور نامکمل نظر آتی ہے۔ ہمیں اپنے اسلاف کے کارناموں کو سامنے رکھ کر اپنی زندگیوں کو اخلاق حمیدہ سے مزین کرنا چاہئے، چہ جائیکہ ہم فرنگی، اس کے نظام، ان کے اطوار، ان کی عادات اپناتے چلے جائیں اور اسلام سے یہ دوری ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے اور ہم ان اندھیروں میں بھٹکتے رہیں جہاں روشنی کی کرن کا تصور بھی ناممکن ہو۔

نماز کی اہمیت

ابوعثمانؒ کہتے ہیں کہ میں: ''حضرت سلمانؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر حرکت دی، جس سے اس کے پتے گرگئے، پھر مجھ سے کہنے لگے ابوعثمان تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ میں نے یہ کیوں کیا، میں نے کہا بتادیجئے کیوں کیا؟ انہوں نے کہا: میں ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، آپؐ نے بھی درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اس طرح کیا تھا، جس سے اس ٹہنی کے پتے گرگئے تھے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ سلمان پوچھتے نہیں کہ میں نے اس طرح کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا بتادیجئے کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے ایسے ہی گرجاتی ہیں، جیسے یہ پتے گرتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے قرآن کریم کی آیت: ''اقم الصلوٰۃ طرفی النہار'' تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ قائم کر نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیکیاں دور کردیتی ہیں گناہوں کو، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔'' (رواہ احمد والنسائی والطبرانی)

حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ بتاؤ ایک شخص کے دروازہ پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی نہیں رہے گا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال پانچ نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل کردیتا ہے۔

(رواہ البخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ)

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ جب آندھی چلتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فوراً مسجد میں تشریف لے جاتے اور جب تک آندھی بند نہ ہوجاتی مسجد سے نہ نکلتے۔

حضرت صہیبؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ پہلے انبیاء کا بھی یہی معمول تھا کہ ہر پریشانی کے وقت نماز کی طرف مشغول ہوجاتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ ایک مرتبہ سفر میں تھے، راستہ میں اطلاع ملی کہ بیٹے کا انتقال ہوگیا، اونٹ سے اترے، دو رکعت نماز ادا کی پھر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر کہا کہ ہم نے وہ کیا جس کا حکم اللہ نے دیا ہے اور قرآن پاک کی آیت واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ (اور مدد طلب کرو نماز اور صبر کے ساتھ) تلاوت کی۔

ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ اگر مجھے جنت کے جانے میں اور دو رکعت نماز پڑھنے میں اختیار دیا جائے تو میں دو رکعت کو ہی اختیار کروں گا۔

امام غزالیؒ ''کیمیائے سعادت'' میں لکھتے ہیں: قیامت کے دن سب سے پہلے جو چیز دیکھی جائے گی نماز ہی ہوگی، اگر مکمل ہوگی اور شرائط کے مطابق ادا کی گئی ہوگی تو اس کی پذیرائی ہوگی اور دوسرے تمام اعمال اس کے تابع ہوں گے اور جیسے بھی ہوں گے قبول کرلئے جائیں گے لیکن اگر اس چیز کو ناقص پایا گیا تو اس کے دوسرے اعمال سمیت اس کے منہ پر دے مارے جائیں گے۔

حضرت شقیق بلخیؒ مشہور صوفی بزرگ ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزیں تلاش کیں، ان کو پانچ جگہ پایا:

۱:...... روزی کی برکت چاشت کی نماز میں ملی۔

۲:...... قبر کی روشنی تہجد کی نماز میں ملی۔

۳:...... منکر نکیر کے سوال کا جواب طلب کیا تو اس کو تلاوت قرآن پاک میں پایا۔

۴:...... پل صراط کا پار ہونا روزہ اور صدقہ میں پایا۔

۵:...... عرش کا سایہ خلوت میں پایا۔

حدیث کی کتابوں میں نماز کے بارے میں بہت ہی تاکید اور بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں ان سب کا احاطہ کرنا مشکل ہے، تبرکاً چند احادیث کا صرف ترجمہ لکھا جاتا ہے۔ (فضائل نماز از شیخ الحدیثؒ)

۱:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔

۲:...... نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

۳:...... آدمی کے اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔

۴:...... اسلام کی علامت نماز ہے جو شخص دل کو فارغ کرکے اور اوقات اور مستحبات کی رعایت رکھ کر نماز پڑھے وہ مومن ہے۔

۵:...... حق تعالیٰ نے کوئی چیز ایمان اور نماز سے افضل فرض نہیں کی، اگر اس سے افضل کسی اور چیز کو فرض کرتے تو فرشتوں کو اس کا حکم دیتے، فرشتے دن رات کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں۔

۶:...... نماز دین کا ستون ہے۔

۷:...... نماز مومن کا نور ہے۔

۸:...... نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

۹:...... نماز افضل جہاد ہے۔

۱۰:...... جب آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے تو حق تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں، جب وہ نماز سے ہٹ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی توجہ ہٹالیتا ہے۔

۱۱:...... جب کوئی آفت آسمانی اترتی ہے تو مسجد کو آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔

۱۲:...... اگر آدمی کسی وجہ سے جہنم میں جاتا ہے تو اس کی آگ سجدے کی جگہ کو نہیں کھاتی۔

۱۳:...... اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام فرمادیا ہے۔

۱۴:...... سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔

۱۵:...... اللہ تعالیٰ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس کو سجدے میں پڑا ہوا دیکھیں کہ پیشانی زمین سے رگڑ رہا ہے۔

۱۶:...... اللہ جل شانہ کے ساتھ آدمی کو سب سے زیادہ قرب سجدہ میں ہوتا ہے۔

۱۷:...... جنت کی کنجیاں نماز میں ہیں۔

۱۸:...... آدمی جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس نمازی کے درمیان سے پردے ہٹ جاتے ہیں، جب تک کہ کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔

۱۹:...... نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہی رہے تو کھلتا ہی ہے۔

۲۰:...... نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہی ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں۔

۲۱:...... نماز دل کا نور ہے جو اپنے دل کو نورانی بنانا چاہے نماز سے بنالے۔

۲۲:...... جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد خشوع وخضوع سے دو یا چار رکعت نماز فرض یا نفل پڑھ کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے۔

۲۳:...... زمین کے جس حصے پر نماز کے ذریعہ سے اللہ کو یاد کیا جاتا ہے وہ حصہ زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کرتا ہے۔

۲۴:...... کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے تو حق تعالیٰ وہ دعا قبول فرمالیتا ہے، خواہ فوراً ہو یا کسی مصلحت سے کچھ دیر کے بعد، مگر قبول ضرور فرماتے ہیں۔

۲۵:...... کوئی شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے جس کو اللہ اور اس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے تو اس کو جہنم کی آگ سے بری ہونے کا پروانہ مل جاتا ہے۔

۲۶:...... جو شخص ایک فرض نماز ادا کرے اللہ کے ہاں ایک مقبول دعا اس کی ہوجاتی ہے۔

۲۷:...... جو پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہے، ان کے رکوع وسجود اور وضو وغیرہ کو اہتمام کے ساتھ اچھی طرح سے پورا کرتا رہے، جنت اس کے لئے واجب ہوجاتی ہے اور دوزخ اس پر حرام ہوجاتی ہے۔

۲۸:...... مومن جب تک پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہتا ہے، شیطان اس سے ڈرتا رہتا ہے اور جب وہ نمازوں میں کوتاہی کرنے لگتا ہے تو شیطان کو اس پر جرأت ہوجاتی ہے اور اس کو بہکانے کی طمع کرنے لگتا ہے۔

۲۹:...... سب سے افضل عمل اول وقت نماز پڑھنا ہے۔

۳۰:...... نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔

۳۱:...... اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز کو اول وقت پڑھنا ہے۔

۳۲:...... صبح کو جو شخص نماز کو جاتا ہے، اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے اور جو بازار کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔

۳۳:...... ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتوں کا ثواب ایسے ہے جیسا کہ تہجد کی چار رکعتوں کا۔

۳۴:...... ظہر سے پہلے چار رکعتیں تہجد کے برابر شمار کی جاتی ہیں۔

۳۵:...... جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الٰہیہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

۳۶:...... افضل ترین نماز آدھی رات کی ہے لیکن اس کے پڑھنے والے بہت ہی کم ہیں۔

۳۷:...... میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور کہنے لگے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خواہ کتنا ہی آپ زندہ رہیں آخر ایک دن مرنا ہے اور جس سے چاہے محبت کریں، آخر ایک دن اس سے جدا ہونا ہے اور آپ جس قسم کا بھی عمل کریں (بھلا یا بُرا) اس کا بدلہ ضرور ملے گا اس میں کوئی تردد نہیں کہ مومن کی شرافت تہجد کی نماز میں ہے اور مومن کی عزت لوگوں سے استغناء ہے۔

۳۸:...... اخیر رات کی دو رکعتیں تمام دنیا سے افضل ہیں، اگر مجھے مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو امت پر فرض کر دیتا۔

۳۹:...... تہجد ضرور پڑھا کرو کہ تہجد صالحین کا طریقہ ہے اور اللہ کے قرب کا سبب ہے، تہجد گناہوں سے رکنا ہے اور خطاؤں کی معافی کا ذریعہ ہے، اس سے بدن کی تندرستی بھی ہوتی ہے۔

۴۰:...... حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ: "اے آدم کی اولاد! تو دن کے شروع میں چار رکعتوں سے عاجز نہ بن، میں تمام دن، تیرے کاموں کی کفایت کروں گا۔

حدیث کی کتابوں میں کثرت سے نماز کے فضائل اور ترغیبیں ذکر کی گئی ہیں، چالیس کے عدد کی رعایت سے اتنے پر کفایت کی گئی کہ اگر کوئی شخص ان کو حفظ یاد کرلے تو چالیس حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت حاصل کر لے گا۔ (فضائل نماز از شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ)

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے نام نامی سے کون شخص ہندوستان میں ناواقف ہوگا؟ ان کے ایک خلیفہ مولانا عبدالواحد لاہوریؒ نے ایک دن ارشاد فرمایا: کیا جنت میں نماز نہ ہوگی؟ کسی نے عرض کیا: حضرت جنت میں نماز کیوں ہو وہ تو اعمال کے بدلہ کی جگہ ہے نہ کہ عمل کرنے کی، اس پر ایک آہ کھینچی اور رونے لگے اور فرمایا نماز کے بغیر جنت میں کیسے گزرے گی؟

نماز چھوڑنے پر وعید اور عتاب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے، ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندہ کو اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے، ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی، مسلم)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔ (رواہ الحاکم)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک بھی نماز فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ، مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (ابن حبان، رواہ احمد فی مسند احمد)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالیٰ پانچ طرح سے اس کا اکرام فرماتے ہیں:

۱:...... اس پر سے رزق کی تنگی ہٹا دی جاتی ہے۔

۲:...... اس سے عذاب قبر ہٹا دیا جاتا ہے۔

۳:...... قیامت کے روز اعمال نامے اس کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

۴:...... پل صراط پر بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

۵:...... حساب سے محفوظ رہے گا۔

اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ طریقہ سے عذاب ہوتا ہے، پانچ طرح سے دنیا میں اور تین طرح سے موت کے وقت اور تین طرح قبر میں اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد، دنیا کے پانچ تو یہ ہیں: (۱) اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی، (۲) صلحاء کا نور اس کے چہرے سے ہٹا دیا جاتا ہے، (۳) اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں، (۴) اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے، (۵) نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

اور موت کے وقت کے تین عذاب یہ ہیں:

اول ذلت سے مرتا ہے، دوسرے بھوکا مرتا ہے، تیسرے پیاس کی شدت میں موت آتی ہے، اگر سمندر بھی پی لے تو پیاس نہیں بجھتی۔

قبر کے تین عذاب یہ ہیں: (۱) اس پر قبر اتنی تنگ ہوجاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں، (۲) قبر میں آگ جلادی جاتی ہے، (۳) قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مسلط ہوتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لمبے کہ ایک دن پورا چل کر اس کے ختم تک پہنچا جائے، اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب کے نکلنے تک مارے جاؤں، اور ظہر کی نماز کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں، اور پھر مغرب کی نماز کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز کی وجہ سے صبح تک مارے جاؤں جب وہ ایک مرتبہ اس کو مارتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے اور اس طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے کے بعد کے تین عذاب یہ ہیں: ایک حساب سختی سے لیا جائے گا، دوسرا حق تعالیٰ شانہ کا اس پر غصہ ہوگا، تیسرا جہنم میں داخل کردیا جائے گا، یہ کل میزان چودہ ہوئی ممکن ہے کہ پندرھواں بھول سے رہ گیا ہو اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوتی ہیں: پہلی سطر او اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے، دوسری سطر او اللہ کے غصہ کے ساتھ مخصوص، تیسری سطر کہ جیسا تو نے دنیا میں اللہ کا حکم ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

معارف الحدیث میں مولانا منظور نعمانیؒ نے بخاری و مسلم کی ایک حدیث نقل کی ہے:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر کوئی نماز بھی فجر وعشاء سے زیادہ بھاری نہیں ہے، اور اگر وہ جانتے کہ ان دونوں میں کیا اجر وثواب ہے اور کیا برکتیں ہیں تو وہ ان نمازوں میں بھی حاضر ہوا کرتے، اگرچہ ان کو گھٹنوں کے بل گھسٹ کے آنا پڑتا (یعنی بالفرض کسی بیماری کی وجہ سے وہ چل کر نہ آسکتے تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آتے اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کہ میرے جی میں آتا ہے کہ (کسی دن) میں موذن کو حکم دوں کہ وہ جماعت کے لئے اقامت کہے پھر میں کسی شخص کو حکم دوں کہ (میری جگہ) وہ لوگوں کی امامت کرے اور میں خود آگ کے فتیلے ہاتھ میں لوں اور ان لوگوں پر (یعنی ان کے موجود ہوتے ہوئے ان کے گھروں میں) آگ لگادوں جو اس کے بعد بھی (یعنی اذان سننے کے بعد بھی نماز میں شرکت کرنے کے لئے) گھروں سے نہیں نکلتے۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی آنکھ میں پانی اتر آیا لوگوں نے کہا کہ اس کا علاج تو ہوسکتا ہے مگر چند روز آپ نماز نہ پڑھ سکیں گے، انہوں نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا، میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے وہ اللہ جل شانہ کے پاس ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ حق تعالیٰ اس پر ناراض ہوں گے۔

نماز باجماعت کی فضیلت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ باجماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔ (رواہ مالک والبخاری ومسلم وترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے کہ کل قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے، جہاں اذان ہوتی ہے یعنی مسجد میں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسی سنتیں جاری فرمائی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں، انہی میں سے یہ جماعت کی نمازیں ہیں اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑنے والے ہوئے اور یہ سمجھو کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑو گے تو گمراہ ہوجاؤ گے اور جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد مسجد کی طرف جائے تو ہر ہر قدم پر ایک ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک ایک خطا معاف ہوگی اور ہم تو اپنا یہ حال دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہو وہ تو جماعت سے رہ جاتا تھا، ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عام منافقوں کو بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی، یا کوئی سخت بیمار، ورنہ جو آدمی دو آدمیوں کے سہارے گھسٹتا ہوا جاسکتا تھا وہ بھی صف میں کھڑا کردیا جاتا تھا۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ ایسی نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں، ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔ (ترمذی)

حضرت سہلؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اندھیروں میں بکثرت مسجدوں میں جاتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوش خبری سنادو۔

(ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد)

خشوع وخضوع

نماز کی اہمیت، اس کے چھوڑنے پر عتاب اور نماز باجماعت کے ذکر کے بعد ضروری ہے کہ ان صحابہ کرامؓ اور اولیائے کرام کے واقعات درج کئے جائیں جن سے روح کی کلی کھل اٹھتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تو آپ کے سینہ مبارک سے رونے کی آواز (سانس روکنے کی وجہ سے) ایسے مسلسل آتی تھی، جیسے چکی کی آواز ہوتی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایسی آواز ہوتی تھی جیسے کہ ہنڈیا کے پکنے کی آواز ہوتی ہے۔

حضرت علیؓ کے متعلق نقل کیا گیا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا، بدن پر کپکپی آجاتی کسی نے پوچھا تو ارشاد فرمایا کہ اس امانت کے ادا کرنے کا وقت ہے جس کو آسمان و زمین نہ اٹھاسکے پہاڑ اس کے اٹھانے سے عاجز ہوگئے، میں نہیں سمجھتا کہ اس کو پورا کرسکوں گا یا نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب اذان کی آواز سنتے تو اس قدر روتے کہ چادر تر ہوجاتی، رگیں پھول جاتی، آنکھیں سرخ ہوجاتیں، کسی نے عرض کیا کہ ہم تو اذان سنتے ہیں مگر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا، آپ اس قدر گھبراتے ہیں ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ موذن کیا کہتا ہے تو راحت و آرام سے محروم ہوجائیں اور نیند اڑ جائے اس کے بعد اذان کے ہر ہر جملہ کی تنبیہ کو مفصل ذکر فرمایا۔

حضرت زین العابدینؒ روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے، تہجد کبھی سفر یا حضر میں ناغہ نہیں ہوئی، جب وضو کرتے تو چہرہ زرد ہوجاتا تھا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو بدن پر لرزہ آجاتا، ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی یہ نماز میں مشغول رہے، لوگوں نے عرض کیا تو فرمایا کہ دنیا کی آگ سے آخرت کی آگ نے غافل رکھا، ایک شخص نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ذوالنون مصریؒ کے پیچھے نماز پڑھی جب انہوں نے اللہ اکبر کہا تو لفظ اللہ کے وقت ان پر جلال الٰہی کا ایسا غلبہ تھا گویا ان کے بدن میں روح نہیں رہی بالکل ساکت سے ہوگئے اور جب اکبر زبان سے کہا تو میرا دل ان کی اس تکبیر کی ہیبت سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔

حضرت سعید بن المسیبؒ کہتے ہیں کہ بیس برس کے عرصہ میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ اذان ہوئی ہو اور میں مسجد میں پہلے سے موجود نہ ہوں۔

میمونؒ بن مہران ایک مرتبہ مسجد میں تشریف لے گئے تو جماعت ہوچکی تھی، انا للہ وانا الیہ راجعون، پڑھا اور فرمایا کہ نماز کی فضیلت مجھے عراق کی سلطنت سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

کہتے ہیں کہ ان حضرات کرام میں سے جس کی تکبیر اولیٰ فوت ہوجاتی تین دن تک اس کا رنج کرتے تھے اور جس کی جماعت جاتی رہتی سات دن تک اس کا افسوس کرتے تھے۔ (احیاء)

سعید تنوخیؒ جب تک نماز پڑھتے رہتے مسلسل آنسوؤں کی لڑی رخساروں پر جاری رہتی۔

حضرت محمد بن نصرؒ مشہور محدث ہیں اس انہماک سے نماز پڑھتے تھے، جس کی نظیر مشکل ہے ایک دفعہ نماز میں ایک بھڑ نے پیشانی پر کاٹا جس کی وجہ سے خون بھی نکل آیا، مگر حرکت نہ ہوئی نہ خشوع و خضوع میں فرق آیا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے متعلق تو بہت کثرت سے یہ چیز نقل کی گئی ہے کہ تیس یا چالیس یا پچاس برس عشاء اور صبح کی نماز ایک وضو سے پڑھی اور یہ اختلاف نقل کرنے والوں کے اختلاف کی وجہ سے ہے کہ جسے جتنے سال کا علم ہوا لکھا، لکھا ہے کہ آپ کا معمول صرف دوپہر کو تھوڑی دیر سونے کا تھا اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ دوپہر کے سونے کا حدیث میں حکم ہے، حضرت امام شافعیؒ کا معمول تھا کہ رمضان شریف میں ساٹھ قرآن کریم نماز میں پڑھتے تھے۔

حضرت عمرؓ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ان کے پہلو کانپ اٹھتے اور دانت بجنے لگتے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: اب امانت ادا کرنے کا وقت آگیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ کس طرح ادا کروں۔

حضرت بن ذرؒ کے ہاتھ میں آکلہ (پھوڑا) ہوگیا وہ بہت ہی عابد و زاہد تھے طبیبوں نے کہا: ہاتھ کاٹنا بہت ضروری ہے، فرمایا: کاٹ دو، انہوں نے کہا: آپ کو رسوں سے باندھ کر ہی کاٹا جاسکتا ہے، فرمایا: نہیں! جب میں نماز شروع کروں گا تو کاٹ دینا، انہوں نے نماز شروع کی تو ان کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور انہیں پتا بھی نہ چلا۔

امام غزالیؒ کے اس پیرائے پر میں اپنا مضمون ختم کرتا ہوں: "جان لے کہ پہلی چیز جو تجھ تک پہنچتی ہے وہ نماز کی اذان ہے چاہئے کہ جونہی یہ آواز کان میں پڑے فی الفور دل سے اس کی طرف متوجہ ہوجائے اور جس کام میں مشغول ہو اس سے ہاتھ اٹھالے کہ سلف کا یہی انداز رہا ہے کہ جب اذان کی آواز سنتے تھے تو ان میں سے جو لوہار ہوتا تھا وہ اوپر اٹھایا ہوا ہتھوڑا نیچے ڈال دیتا (ضرب نہ لگاتا) جو کفش گر ہوتا وہ بھی چمڑا سیتے سیتے ایکدم رک جاتا اور اپنی جگہ سے جنبش نہ کرتا، وہ لوگ اس منادی کو سن کر روز قیامت کی ندا کو یاد کرتے تھے اور یوں سمجھتے تھے کہ جو شخص اس حکم کو سن کر (اس کی بجا آوری کے لئے) شتابی کرتا ہے، اسے روز قیامت کی منادی سوائے بشارت کے اور کچھ معلوم نہ ہوگی یعنی اس تک بشارت بن کر پہنچے گی، اب اگر ایسا ہے کہ اس منادی کو سن کر تیرا دل خوشی سے اس کی طرف راغب ہوجاتا ہے تو سمجھ لے کہ اس (قیامت کے روز کی) منادی کو سن کر بھی تو ملول و حزیں نہیں بلکہ اسی طرح خوش و خرم و شاداں ہوگا۔"

☆☆......☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

شوال کے چھ روزے

فضائل و برکات

مولانا سعید احمد جلال پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مانند ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ص:۱۷۹)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا جنہیں "شش عید کے روزے" بھی کہا جاتا ہے، بہت بڑے اجر وثواب اور برکت وفضیلت کی چیز ہے۔

اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ طیبیؒ شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں:

"ان چھ روزوں کو صوم دہر کی مثل اس لئے فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر نیکی پر دس گنا ملتا ہے، تو یہ تشبیہ مبالغہ اور شوال کے چھ روزوں پر ترغیب وتحریص کے لئے بیان فرمائی گئی ہے۔"

(طیبی، ج:۴، ص:۱۸۴)

مطلب یہ ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنے پر یہ ثواب محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حاصل ہوتا ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک نیکی پر دس گنا اجر ملتا ہے، اور جب کسی نے رمضان المبارک کے تیس روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھ لئے تو اس کے کل چھتیس روزے ہوگئے، اور ہر روزے پر دس روزوں کے ثواب کا وعدہ ہے، لہٰذا چھتیس کو دس کے ساتھ ضرب دیں تو تین سو ساٹھ ہوجاتے ہیں اور قمری سال کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں، لہٰذا چھتیس روزے رکھنے پر اسے تین سو ساٹھ روزوں کا ثواب عطا فرمادیں گے۔

حاصل یہ کہ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے پر "الحسنة بعشر امثالها" کے اصول کے تحت اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصل ہوگیا اور اگر وہ ہر سال اس طرح کرتا رہے تو اسے زندگی بھر روزے رکھنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

مالک کا کیا ہی کرم واحسان اور فضل وعنایت ہے کہ سال بھر میں صرف چھتیس دن روزے رکھنے پر پورا سال روزہ رکھنے کا ثواب عنایت فرماتے ہیں۔

ان روزوں کے سلسلے میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اولیٰ وافضل یہ ہے کہ رمضان کے فوراً بعد یعنی شوال کی دوسری تاریخ سے لے کر ساتویں تاریخ تک مسلسل روزے رکھے جائیں تو یہ فضیلت و برکت حاصل ہوگی۔

جبکہ امام الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایسی کوئی شرط نہیں ہے، بلکہ متفرق و مسلسل جس طرح ممکن ہو، پورے مہینے میں چھ روزے رکھ لئے جائیں تو یہ اجر وثواب حاصل ہوجائے گا۔

چنانچہ اس بارے میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ "اوجز المسالک" شرح موطا امام مالکؒ میں لکھتے ہیں:

"ان کے استحباب میں کوئی اختلاف نہیں، جب استحباب ثابت ہوگیا تو پھر چاہے مسلسل رکھے جائیں یا متفرق، شروع مہینے میں ہوں یا آخر میں، یہ فضیلت حاصل ہوگی، کیونکہ حدیث میں ایسی کوئی قید نہیں ہے، اس لئے کہ یہ چھ، تیس دنوں کے ساتھ مل کر چھتیس بنتے ہیں اور یہ مقصد مسلسل ومتفرق دونوں صورتوں میں حاصل ہے۔" (موطا، ج:۳، ص:۹۶)

اس کے علاوہ درمختار میں ہے:

"شوال کے روزے متفرق طور پر رکھنا مستحب ہے اور مختار یہی ہے کہ پے در پے رکھنا بھی مکروہ نہیں ہے۔"

بہرحال جس طرح ممکن ہو یہ روزے رکھنا چاہئیں، اس لئے کہ ان روزوں کی فضیلت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات عالیہ وارد ہوئے ہیں، چنانچہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ نے شرح موطا میں منذریؒ کے حوالے سے ایک اور حدیث نقل فرمائی ہے:

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لئے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگیا، جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدائش کے دن پاک تھا۔"

☆☆......☆☆

ارتدادی سرگرمیاں

محمد ارشد خرم

اس وقت پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی مختلف ہتھکنڈوں سے کردار کشی کی مہم عروج پر ہے۔ کبھی جوتے کے نیچے معزز ترین ہستیوں کے نام چھاپے جاتے ہیں تو کبھی کپڑوں پر پرنٹ کیے جاتے ہیں۔ کبھی توہین آمیز خاکے بنائے جاتے ہیں تو کبھی قرآن کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ کبھی شراب خانے کو بیت اللہ کی طرز پر تعمیر کرکے مسلمانوں کی دل آزاری کی جاتی ہے تو کبھی سوہنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ہرزہ سرائی کی جاتی ہے۔ کبھی مکہ اور مدینہ پر حملے کی دھمکی دی جاتی ہے تو کبھی القدس کو شہید کرکے ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کا عندیہ دیا جاتا ہے۔ کبھی سلمان رشدی جیسے ملعون سے اسلام کے خلاف زہر اُگلوایا جاتا ہے تو کبھی تسلیمہ نسرین جیسی بدبختوں کے ذریعے بکواسات کروائی جاتی ہے۔ کبھی گوانتاناموبے جیل میں تضحیکِ قرآن کروایا جاتا ہے تو کبھی ابوغریب جیل میں ذلت آمیز سلوک۔ کبھی افغانستان میں بگرام کے عقوبت خانے میں عرب مجاہدین پر انسانیت سوز مظالم کرواتے ہیں تو کبھی مسلمانوں کی عبادت گاہوں پر بارود کی بارش۔ کبھی اسلامی عقائد اور شعائر اسلام کا مذاق اُڑایا جاتا ہے تو کبھی داڑھی کو دہشت گردی کی علامت قرار دیا جاتا ہے۔ کبھی حجاب پر پابندی لگا کر مسلم خواتین کے جذبات کو مجروح کیا جاتا ہے تو کبھی ان کے لباس پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کبھی مسلمانوں کو جبراً ملازمت سے فارغ کردیا جاتا ہے تو کبھی اسلام دشمنوں کو انعامات سے نواز کر مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں برطانیہ کے ملعون رشدی کو ''سر'' کا خطاب دینا اس کی قریب ترین مثال ہے۔ کبھی آغاخانیوں کو اسلام کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے تو کبھی اسلام کی بیخ کنی کے لیے قادیانیوں کی پشت پناہی کی جاتی ہے۔ اس وقت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو سب سے زیادہ سرگرم عمل ہے وہ بھی قادیانیت کا سازشی اور مکار گروہ ہے جو گرگٹ کی طرح رنگ بدل بدل کر اپنا کام تیزی سے سرانجام دے رہا ہے۔

گزشتہ دنوں مرزا کے پانچویں خلیفہ نے اپنے خطبے میں مرزا غلام احمد کا وہ اقتباس پڑھ کر سنایا کہ ''دیکھو میں اللہ کی طرف سے ایک ایسا پیغام لے کر آیا ہوں جس میں اب قتال کی کوئی ضرورت نہیں۔ قتال کا حکم اللہ نے منسوخ کردیا ہے۔ اب جہاد زبان اور قلم سے ہوگا۔'' اور پھر اس نے مسلمانوں کے نام نہاد لیڈروں جس میں ہمارے ملک کے سربراہ بھی شامل تھے۔ ان کے اقتباسات پڑھ کر سنانے شروع کیے اور کہا: ''آج مسلمانوں کا ہر حکمران مرزا کے اس ''الہامی کلام'' کی حقانیت کو مان رہا ہے۔'' اس نے کئی کالم نگاروں اور تجزیہ نگاروں کی تحریریں سنائیں جو مغرب کے زیر اثر جہاد سے انکار پر لکھتے رہے ہیں اور آج بھی منافق حکمران اپنے اقتدار کو بچانے، امریکا کی غلامی اور مسلم اُمہ سے جہاد کا عنصر ختم کرنے میں ایک ایسی نادانستہ غلطی کررہے ہیں جو ایک ایسے فتنے کی مدد کرے گی جس سے اُمت کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ کوئی ہے جو ببانگِ دہل سورۂ محمد کی آیت بار بار پڑھ کر سنائے کہ جب قتال پر واضح آیت نازل کردی تو جن کے دلوں میں روگ تھا ان کے چہرے کیسے بدل گئے؟ کوئی ہے جو اس پروپیگنڈے کے محاذ پر اُٹھے؟ کوئی ہے جو اس فتنے کے نئے روپ کا سامنا کرے؟ پہلے اُمت گلی کوچوں میں اکٹھی تھی۔ مسجدوں کے لاؤڈ اسپیکروں پر تقریریں ہوتی تھیں۔ جلسے ہوتے تھے۔ آج کا میدان میڈیا ہے۔ سیٹلائٹ چینل ہے، ہر طریقے سے اس ریلے کے آگے بند باندھنا ضروری ہے۔

چند دن قبل افغانستان کے شمالی صوبے بدخشاں میں مشتعل مظاہرین نے عیسائیت کے پرچار کرنے کی وجہ سے آغا خان فاؤنڈیشن کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔ بدخشاں کے ضلع کران ومنجان کے ہزاروں مظاہرین نے مقامی علما اور عمائدین کی سرپرستی میں آغا خان فاؤنڈیشن کے دفتر کا محاصرہ کرکے دفتر کو بند اور عملہ کے افراد کو ملک بدر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ صوبائی انتظامیہ نے مشتعل مظاہرین کے خوف کی وجہ سے دفتر کو بند اور عملے کے ارکان کو کابل منتقل کردیا ہے جس کے باعث آغا خان فاؤنڈیشن کے تمام پروجیکٹ بند ہوگئے ہیں۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا ہے کہ آغا خان فاؤنڈیشن کے ذمے داروں کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلایا جائے کیونکہ وہ لوگوں کو اسلام کا مقدس دین چھوڑ کر مسیحیت قبول کرنے کی کھلے عام دعوت دے رہے ہیں۔ بدخشاں کے قائم مقام گورنر نے صوبے کے علما اور ہزاروں مشتعل مظاہرین کے مطالبات سے مرکزی انتظامیہ اور غیر ملکی افواج کو آگاہ کردیا ہے۔ ایک دوسری رپورٹ کے مطابق چند ماہ قبل حکومت پاکستان نے آغا خان فاؤنڈیشن کو شمالی علاقہ جات اور چترال کے بعض حصوں پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے 3 ارب 18 کروڑ 20 لاکھ روپے کے غیر قانونی فنڈز دینے کی منظوری دے دی ہے۔ آغا خان فاؤنڈیشن مبینہ طور پر بعض عالمی طاقتوں سے ان علاقوں پر مشتمل اسماعیلی اسٹیٹ قائم کرنے کے لیے کام کررہی ہے۔ مذکورہ خطیر رقم جاپان

کی حکومت فراہم کرے گی۔ رقم حکومتِ پاکستان کو قرضے کی صورت میں دی جائے گی جس کی ادائیگی حکومت اپنے وسائل سے کرے گی۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار حکومت کسی غیرحکومتی ادارے کو سوا 3 ارب روپے کے وسائل فراہم کررہی ہے۔ اس این جی او کو یہ اختیار دے رہی ہے کہ وہ اس رقم کو اپنی مرضی کے پروگراموں پر خرچ کرے۔ واضح رہے کہ آغاخان فاؤنڈیشن کئی دہائیوں سے شمالی علاقہ جات میں سرگرم ہے۔ 28 مربع میل رقبے پر پھیلے ہوئے اس علاقے میں کثیر تعداد میں اسماعیلی فرقہ کے لوگ آباد ہیں۔ اسماعیلیوں کے روحانی پیشوا پرنس کریم آغاخان کو بین الاقوامی حیثیت کی بنا پر آغاخان فاؤنڈیشن دنیا کی بڑی منظم این جی اوز میں سے ایک ہے لیکن پاکستان میں اس این جی او کا دائرہ کار صرف ان علاقوں تک محدود ہے جہاں اسماعیلی فرقے کے لوگ آباد ہیں۔ آغاخان فاؤنڈیشن ایک مخصوص ایجنڈے پر کام کررہا ہے۔ اس ادارے کے مخصوص علامت پر مبنی مونوگرام، مذہبی جھنڈے اور دیگر مخصوص نشانات سے اس کا ایجنڈا بالکل واضح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چترال اور شمالی علاقہ جات میں آغاخان فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں پر مختلف قومی حلقے تحفظات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ میڈیا میں بھی رپورٹیں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اس کے باوجود حکومت کی جانب سے آغاخان فاؤنڈیشن کو خطیر فنڈز کی فراہمی عوامی شکوک وشبہات میں اضافے کا باعث بنے گی۔ شمالی علاقہ جات ایک ایسا حساس خطہ ہے جہاں چین سمیت کئی ممالک کی سرحدیں ملتی ہیں اور عالمی طاقتیں عرصہ دراز سے اس خطے پر نظریں جمائے بیٹھی ہیں۔ عالمی طاقتوں کے منصوبے میں اس علاقے میں شامل آزاد اور خودمختار ریاست کے قیام کا منصوبہ بھی شامل ہے۔

ایک اور رپورٹ کے مطابق آغاخان فاؤنڈیشن کی طرف سے اپنے تنخواہ دار سرکاری افسران پر دباؤ ڈالا جارہا ہے کہ وہ جاپان کی طرف سے ملنے والے قرضہ کا انتظار کرنے کی بجائے فاؤنڈیشن کو شمالی علاقہ جات کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) سے رقم دلوانے کے لیے کوششیں کریں۔ محکمہ پلاننگ نے فاؤنڈیشن کی طرف سے ہدایات ملنے کے بعد وزارت امور کشمیر پر دباؤ ڈالنا شروع کردیا ہے کہ وہ آغاخان فاؤنڈیشن کے منصوبوں کو شمالی علاقہ جات کے اے ڈی پی میں شامل کرلیں جبکہ وزارت امور کشمیر کے حکام نے اس حوالے سے معذوری ظاہر کی ہے۔ انتہائی باوثوق ذرائع کے مطابق ڈپٹی چیئرمین پلاننگ نے سیکریٹری کے نام ڈویژن کو فون پر آغاخان فاؤنڈیشن کے ایک ذمہ دار کا حکم سنایا اور کہا کہ وہ فاؤنڈیشن کے منصوبوں کو شمالی علاقہ جات کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرانے کے لیے پورا زور لگائیں۔ شمالی علاقہ جات کا 2007-08ء کے لیے 4 ارب 60 کروڑ روپے کا سالانہ ترقیاتی پروگرام منظور کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ڈپٹی چیئرمین پلاننگ نے سیکریٹری کے نام ڈویژن کو ایک دھمکی آمیز پیغام بھی دیا کہ ہماری بات نہ مانی گئی تو آئندہ ہم سے بھی کسی تعاون کی توقع نہ رکھی جائے۔ رپورٹ کے مطابق وزیر امور کشمیر میجر طاہر اقبال آغاخان کی ہر جائز وناجائز بات ماننے کو تیار نہیں۔ رولز کے تحت آغاخان فاؤنڈیشن کے ذیلی ادارے واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایکسٹینشن پروگرام کے منظور شدہ منصوبوں کو اے ڈی پی میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا کرنے کی صورت میں ساڑھے چار ارب روپے کے ڈی پی میں بہت بڑی رقم خرچ ہوگی اور شمالی علاقہ جات کے سرکاری منصوبے اور خالصتاً عوامی مفاد کی اسکیمیں متاثر ہوں گی۔

ان خبروں اور رپورٹوں کے تناظر میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ایک طرف تو حکومت پاکستان نامعلوم وجوہات کی بنا پر آغاخان فاؤنڈیشن کو نواز رہی ہے تو دوسری طرف محب وطن و دین مذہبی وفلاحی اداروں پر پابندیاں لگارہی ہے۔ حکومت اگر شمالی علاقہ جات کی ترقی کی خواہش مند ہے تو اسے سرکاری اداروں کے ذریعے ان علاقوں میں ترقیاتی منصوبے شروع کرنے چاہئیں اور مشکوک سرگرمیوں میں ملوث این جی اوز کو اس حساس خطے میں اپنی گرفت مضبوط کرنے کا موقع ہرگز نہیں دینا چاہیے کیونکہ آغاخان فاؤنڈیشن کے لیے تین ارب اٹھارہ کروڑ کے فنڈ کی منظوری سے اس وقت عوام کے ذہن میں طرح طرح کے خدشات اور وساوس جنم لے رہے ہیں۔ ادھر الاختر ٹرسٹ اور الرشید ٹرسٹ جیسے رفاہی وفلاحی اداروں پر پابندی سے بھی اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ حکومت نے دوہرے معیار مقرر کررکھے ہیں۔ بعدازاں یہی دوہرے معیار حکمرانوں کے لیے پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔

ایک طرف یہ صورت حال ہے کہ دنیا بھر میں آغا خانی اور قادیانی اسلام کے خلاف سرگرم ہے۔ ان کی ارتدادی سرگرمیاں لندن میں عروج پر ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک رپورٹ آئی تھی کہ لندن میں قادیانیوں نے ایک عبادت خانہ تعمیر کیا ہے۔ اس کا رقبہ 15.2 ایکڑ ہے۔ اس میں تین ہال، جمنازیم، لائبریری اور ٹی وی اسٹیشن بھی قائم ہے۔ قادیانیوں نے 5.5 ملین پاؤنڈ جمع کرکے اس عبادت خانے کو تعمیر کیا۔ یہ فرقہ امریکا وبرطانیہ کے استعماری مقاصد کی تکمیل کے لیے بطور آلہ کار ثابت ہوا ہے اس لیے اسے اپنے گمراہانہ پروپیگنڈے خصوصاً جہاد کی تردید کے لیے مغربی ممالک کی طرف سے جدید ترین سہولتیں اور ٹیکنالوجی فراہم کی جاتی ہے۔ دوسری طرف اس کے سدِ باب کے لیے ہمارا کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومتی سطح پر اور نجی طور پر ان اداروں کو مضبوط کیا جائے اور ان کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے جو قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے سامنے سدِ سکندری بنے ہوئے ہیں۔

☆☆.........☆☆

انتقامِ الٰہی

ندیم نواب

اللہ پاک کے ۹۹ صفاتی ناموں میں ایک "المنتقم" بھی ہے، اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب کسی سے بدلہ لینا مقصود ہوتا ہے تو کسی معمولی سی معمولی چیز کو بھی ذریعہ بنا کر اپنا مقصد پورا کرلیتا ہے، مثال کے طور پر ابرہہ جب ہاتھیوں کا لشکر لے کر کعبہ کو ڈھانے کے لئے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں کو جو کہ ایک ننھا سا پرندہ ہے، ابرہہ کے پورے لشکر کو تہس نہس کرنے کے لئے بھیجا، جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غار ثور میں پناہ لی اور دشمن غار کے دہانے پر پہنچ گیا تو مکڑی کو حکم دیا کہ غار کے منہ پر جالا بن دے اور کبوتر کو حکم دیا کہ اس میں انڈے دیدیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی حفاظت فرمائی۔ جب نمرود کو سزا دینا چاہی تو مچھر کو حکم دیا، اس کی ناک میں داخل ہوجا، لوگ اس کے سر پر جوتے مارتے تو اس مچھر کی بھن بھن بند ہوجاتی اور نمرود چین پاتا، جب حضرت نوح علیہ السلام نے خدا کے حکم سے کشتی بنانا شروع کی تو ان کی قوم نے تمسخر اڑایا اور جاجا کر ان کی کشتی میں پاخانہ کرنا شروع کردیا، اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم میں خارش کی بیماری پھیلادی، جب ان کی قوم میں سے ایک شخص کشتی میں فارغ ہونے گیا تو پاخانے پر پھسل گیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے اس کی خارش دور ہوگئی، اس نے اپنی قوم کے لوگوں کو اطلاع کی تو لوگ آآ کر پاخانے میں لوٹ لگاتے، ان کی خارش میں آرام آتا اور کشتی صفائی پاتی۔ جب جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی باری آئی تو باری تعالیٰ نے خود اس کی زبان کو اس کے خلاف جنبش دے دی لہٰذا اپنی اسی زبان اور اپنے ہی قلم سے اپنے عیوب عیاں کرتا نظر آتا ہے، سب سے پہلے مرزا کا یہ شعر ملاحظہ ہو:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

کرم کہتے ہیں کیڑے کو اور بشر کی جائے نفرت کہتے ہیں مقعد یا پاخانے کی جگہ کو، انسانوں کی عار کہتے ہیں، انسانیت کے لئے باعث شرم، اب آپ سمجھ لیں کہ مرزا اپنے بارے میں کیا بتانا چاہتا ہے؟ ہمارا قلم باعث شرم لکھنے سے قاصر ہے، لیکن مرزا خود اپنے بارے میں لکھ گیا، اب اگر کوئی کہے کہ یہ شعر مرزا کا نہیں ہے، تو ہمارے پاس آئے ثابت کرنا ہمارا کام ہے، کہاں کہاں چھپائے گا اپنے آپ کو جس کو اللہ نے برہنہ کردیا ہو۔ مرزا دو ڈھیلے ہر وقت اپنی جیب میں رکھا کرتا تھا، جو اس کو بہت پسند تھے، ایک گڑ کا اور ایک مٹی کا، گڑ کھانے کے لئے اور مٹی کا ڈھیلا استنجے کے لئے، مرزا خود لکھتا ہے کہ میں اکثر غلطی سے گڑ سے استنجا کرلیتا اور مٹی کا ڈھیلا منہ میں ڈال لیتا ہوں، آپ ایمانداری سے بتایئے کہ کیا نبی ایسا ہوسکتا ہے؟ جو دن میں سو بار پیشاب کو جاتا ہو اور جس کا حافظہ اتنا کمزور ہو؟ محمدی بیگم سے نکاح نہ ہونے کی صورت میں مرزا نے خود کو بد سے بدتر کہا، لیکن ہم میں سے ہر ایک یہ جانتا ہے کہ مرزا کی شادی محمدی بیگم سے نہیں ہوئی۔ اگر نکاح محمدی بیگم سے ہوجاتا تو کوئی اسے بد سے بدتر کوئی نہیں مانتا، لیکن اب تو مانے بغیر چارہ ہی نہیں۔ نبی تو دور کی بات ہے ایک شریف آدمی بھی جس زبان کو استعمال نہیں کرتا وہ زبان مرزا نے اپنی کتابوں میں بے دریغ استعمال کی ہے، اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں جلد ۵، ص:۵۴۷، ۵۴۸ پر لکھتا ہے:

"میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے...... مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد سے میری تصدیق نہیں ہوگی۔"

مرزا اپنی کتاب نجم الہدیٰ جلد ۱۴، ص:۵۳ پر لکھتا ہے:

"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔"

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق گالیاں دینا منافق کی نشانی ہے، لیکن مرزا کو گالیاں دینے کا جنون تھا، ضمیمہ انجام آتھم ص:۵۰ پر لکھتا ہے: "اے بدذات خبیث، نابکار مفتری" ضمیمہ انجام آتھم ص:۲۸۲ پر لکھتا ہے: "ذریۃ البغایا" یعنی زناکار عورتوں کی اولاد یہ وہ گالی ہے، جس کا مرزا نے اپنے مخالفین کے لئے کثرت سے استعمال کیا ہے

استاد کا احترام

مولانا مشیت اللہ صاحب کا بیان ہے کہ حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کے ساتھ ان کے رہائشی کمرہ میں مقیم تھا، حضرت شاہ صاحبؒ کو پان کی عادت تھی، ایک روز میں نے پان لگا کر پیش کیا، آپ نے منہ میں پان رکھا ہی تھا کہ مجھے سامنے سے حضرت شیخ الہندؒ تشریف لاتے ہوئے نظر آئے، جو کسی ضرورت سے اپنے شاگرد کے پاس تشریف لا رہے تھے۔ شاہ صاحبؒ کو حضرت کے آنے کی اطلاع کی گئی، میں اس اضطراب کو بھول نہیں سکتا جو اس وقت شاہ صاحب پر اپنے استاد کی آمد اور منہ سے پان نکالنے کی عجلت میں طاری تھا، تیزی کے ساتھ آئے، منہ صاف کیا اور کمرے کے دروازے پر ایک سراپا انکسار خادم کی حیثیت سے اپنے آقا کے استقبال کے لئے کھڑے ہوگئے۔ (نقش دوام)

اور تو اور مرزا نے اپنے پیروکاروں کو بھی نہیں چھوڑا، ملاحظہ کیجئے قادیانی اخبار ”پیغام صلح“ لاہور جلد ۲۲ اور ۲۱ ص ۱۵، ۱۷/ اپریل ۱۹۳۴ء بحوالہ قادیانی مذہب ص: ۲۷۷ اپنی کتاب ازالہ اوہام، ص: ۹۲۷، مطبوعہ ۱۸۹۱ء میں پہلے تو تسلیم کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول آسمانوں سے ہونے والا ہے اور بعد میں خود ہی دعویٰ کر بیٹھا کہ ”میں مسیح ابن مریم ہوں“ دیکھئے حقیقۃ الوحی ص: ۱۶۹، مرزا لکھتا ہے:

”میری موت مکہ یا مدینہ میں ہوگی“ جبکہ اس کو پوری زندگی مکہ یا مدینہ کی زیارت نصیب نہیں ہوئی اور مرا بھی تو لاہور میں اور دفن ہوا قادیان میں۔“

آخر میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ مناظرہ اور مباہلہ میں مرزا نے آخری تاریخ ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء کا اعلان کرکے بددعا کی کہ: جھوٹا سچے کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے مرجائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی پیشینگوئی کے مطابق ۱۹۰۸ء میں ہیضہ سے مرگیا جبکہ مولانا امرتسریؒ اس کے ۴۱ سال بعد فوت ہوئے۔ ہیضہ بھی اتنا خوفناک کہ منہ اور مقعد دونوں راستوں سے غلاظت بہنے لگی، اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ رفع حاجت کے لئے لیٹرین تک جاسکے، اس لئے چارپائی کے پاس ہی غلاظت کے ڈھیر لگ گئے، مسلسل پاخانوں اور الٹیوں نے اس قدر نچوڑ کر رکھ دیا کہ اپنی ہی غلاظت پر منہ کے بل گرا اور جہنم رسید ہوا۔ کائنات میں شاید ہی اتنی خوفناک موت کسی کی آئی ہو، دفن تک منہ سے غلاظت بہتی رہی، جسے بڑی کوشش کے باوجود بند نہ کیا جاسکا، جس تابوت میں مرزے کا متعفن جسم لاہور سے قادیان لایا گیا، اس تابوت اور اس میں پڑے بھوسے کو حکومت نے آگ لگوا کر خاکستر کردیا تاکہ اس تابوت سے علاقہ میں کوئی وبا نہ پھوٹ پڑے۔

☆☆..........☆☆

حیات و خدمات

مولانا محمد واصل رح

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد واصلؒ شجاع آباد کے جرأت مند، بہادر، حق گو عالم تھے، بڑے بڑے جاگیرداروں، سرمایہ داروں کو ناکوں چنے چبوائے، بلاخوف لومۃ لائم حق بات کرنے اور اظہار حق میں کائنات کی کسی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے تھے، عظمت اصحاب رسولؐ کے بیان میں یکتائے روزگار تھے، منکرین و گستاخان رسولؐ کے ساتھ عداوت ان کے رگ و ریشہ میں رچ بس چکی تھی، رفض وخروج کے خلاف ننگی تلوار تھے، اور کوئی رافضی کسی راستے اور پگڈنڈی کو استعمال کرتا تو اسے استعمال کرنا ناجائز سمجھتے۔

خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے ساتھ یارانہ تھا، اس کے باوجود ان کی والدہ محترمہ کے جنازہ میں صرف اس لئے شرکت نہیں کی کہ فلاں رافضی زمیندار شریک جنازہ تھا، حضرت قاضی صاحب نے ان کی عدم تشریف آوری کو شدت کے ساتھ محسوس کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق مبلغ ومناظر مولانا خدا بخشؒ کے والد محترم حاجی سلطان محمودؒ دونوں بزرگان سے عقیدت و محبت کے جذبات رکھتے تھے، ایک ملاقات میں حضرت قاضی صاحبؒ نے شکوہ فرمایا کہ مولانا محمد واصلؒ میری اماں جیؒ کے جنازہ میں تشریف نہیں لائے، چنانچہ حاجی سلطان محمودؒ نے مولانا سے حضرت قاضی صاحب کا شکوہ بیان کیا تو مولانا محمد واصلؒ نے فرمایا چونکہ جنازہ میں فلاں تبرائی، رافضی شریک تھا اس لئے میں جنازہ گاہ میں پہنچنے کے باوجود شریک جنازہ نہ ہوا، اس پر قاضی صاحب نے فرمایا کہ وہ صرف میری اماں ہی نہیں تھی، آپ کی بھی تھیں، آپ جسے چاہتے نکال دیتے، آپ کو پورا اختیار تھا، اس پر مولانا نے قاضی صاحب سے معذرت کی۔

الحاج رانا عبدالحکیم بیان فرماتے ہیں کہ سابق ایم این اے رانا شوکت حیات نون کے والد محترم، موجودہ صوبائی وزیر رانا محمد قاسم نون کے نانا رانا محمد شفیع جن کا طوطی بولتا تھا، کسی مسئلہ میں مولانا واصل، رانا صاحب سے ناراض ہوگئے، رانا شفیع احمد نون نے مجھے کہا کہ مولانا کو مجھ پر راضی کردیں، چنانچہ میں نے حامی بھرلی اور تاریخ طے کرلی، چنانچہ مقررہ تاریخ پر رانا صاحب پندرہ بیس گاڑیوں کے لاؤ لشکر کے ساتھ حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوگئے، جونہی مولانا کو علم ہوا کہ موصوف مع اپنے رفقاء کے آئے ہیں تو مولانا نے چھلانگ لگائی، اور گھر چلے گئے، رانا شفیع احمد کافی دیر انتظار کرتے رہے، تا آنکہ ظہر کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے تو رانا صاحب آگے بڑھے، مولانا نے للکار کر فرمایا: ”خبردار مجھے مصافحہ کرنے کی جرأت نہ کرنا تو نے فلاں موقع پر ایک قادیانی کی حمایت کی تھی“ اس پر رانا صاحب نے دست بستہ معذرت کی، تب جاکر جان چھوٹی۔ غرضیکہ مولانا مسلک کے اعتبار سے کٹر سنی تھے۔

انہوں نے تین بیٹے اپنے وارث چھوڑے اور اپنے بیٹوں کو علماء دیوبند کے مدارس سے تعلیم دلوائی۔

☆☆..........☆☆

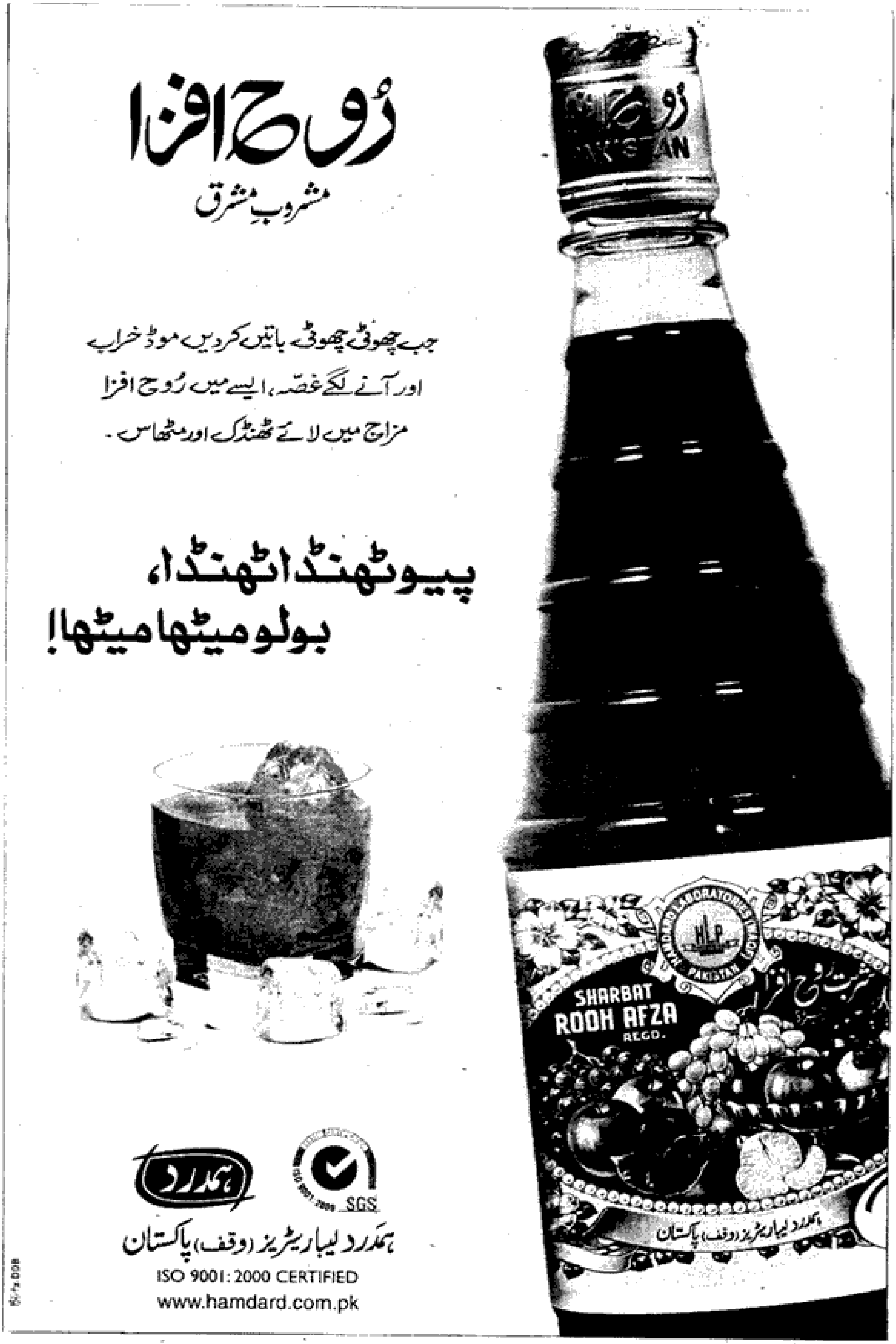

روح افزا
مشروبِ مشرق
جب چھوٹی چھوٹی باتیں کر دیں موڈ خراب
اور آنے لگے غصہ، ایسے میں رُوح افزا
مزاج میں لائے ٹھنڈک اور مٹھاس۔
پیو ٹھنڈا ٹھنڈا،
بولو میٹھا میٹھا!
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.
ہمدرد
SGS
ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001: 2000 CERTIFIED
www.hamdard.com.pk

پیغامِ محمدیؐ کی چند خصوصیات

محمد زکریا قدوسی

ہر مذہب کے دو جزو بتلائے گئے ہیں، ایک کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور دوسرے کا تعلق اس کے ہاتھ پاؤں اعضاء سے، پہلے کو ایمان اور دوسرے کو عمل کہتے ہیں، عمل کے تین درجے ہیں، ایک کا تعلق حقوق الہیہ سے ہے جن کو عبادات کہا جاتا ہے۔

دوسرے انسان کے باہمی کاروبار کے متعلق جن کو معاملات کہتے ہیں، تھوڑے تغیر کے ساتھ اسی کا دوسرا نام قانون ہے، تیسرے انسان کے باہمی تعلقات وروابط کی بجاآوری، ان کو اخلاق ومعاشرت کہتے ہیں، غرض اعتقادات، عبادات، معاملات اور اخلاق، مذہب کے یہی چار جزو ہیں، مذہب کے یہ چاروں اجزاء پیغام محمدیؐ ہی کے ذریعہ تکمیل کو پہنچے ہیں، اور کچھ نہیں تو شیخ ابن قیمؒ کی زادالمعاد پر نظر ڈالو اور دیکھو کہ کیونکر پیغام محمدیؐ نے مذہب کے ہر ہر جزو کو صراحت کے ساتھ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

دل چاہتا ہے کہ اس موقع پر ایمان اور عمل کے متعلق پیغام محمدیؐ کی کچھ خصوصیات بیان کی جائیں مگر وقت مساعد نہیں، اس لئے ایمان اور عمل کے متعلق پوری تفصیل تو شاید نہ ہوسکے، لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اعتقادات کے متعلق پرانے مذہبوں میں کیا کیا نقصان ہیں اور شریعت محمدیہؐ نے ان کی کس طرح اصلاح کی ہے؟ ادیان قدیمہ میں کس کس قسم کی غلطیاں موجود تھیں اور اسلام نے ان اصولی اور بنیادی غلطیوں کو کیونکر دور کیا ہے۔

ان بنیادی اور اصولی مسئلوں میں سب سے پہلا اصول جو پیغام محمدیؐ کے ذریعہ سے واضح ہوا، وہ تمام کائنات الٰہی میں انسانیت کا درجہ ہے، اور سچ پوچھو تو یہی توحید کی جڑ ہے، اسلام سے پہلے انسان اپنے تیئں اکثر مخلوقات سے کمتر سمجھتا، کم رتبہ جانتا اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ پست مخلوق گردانتا تھا، وہ سخت پتھر، ابلتے چشمے، اونچے پہاڑ، بہتے دریا، ٹھاٹھیں مارتے سمندر، سرسبز درخت، برستے پانی، دہکتی آگ، گھنے جنگل، زہریلے سانپ، ڈکارتے شیر، دودھ دیتی گائے، روشن تاروں، کالی راتوں اور مہیب صورتوں، غرض دنیا کی ہر ایک چیز سے جس سے وہ ڈرتا یا جس کے نفع کا وہ خواہش مند تھا، اس کو پوجتا، ہر ایسی چیز کے سامنے اپنی عبودیت کا سر جھکاتا، اسی کو خدا سمجھتا اور اپنے تیئں حقیر وبے بس اور اس کا غلام گردانتا۔

بطحائی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سارے انسانوں کو گوروں کو، کالوں کو، صحراء افریقہ کے وحشیوں کو اور روم وشام کے عشرت پسندوں کو، غرض دنیا کے ہر انسان کو، آدم کے ہر بیٹے کو آواز دی کہ اے لوگو! یہ چیزیں تمہاری آقا نہیں، تم ان کے مالک ہو، وہ تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں، تم ان کی غلامی کے لئے نہیں بنائے گئے وہ تمہارے سامنے جھکی ہوئی ہیں، تم کیوں ان کے سامنے جھکتے ہو، گم کردہ راہ انسان اور راستہ بھولے ہوئے آدم کے بیٹے! تو اس ساری کائنات میں، اس نیلے گنبد کے نیچے، اس چوڑی چکلی زمین پر، خدا کا امانت دار اور خلیفہ ہے۔

”یاد کرو جب خدا نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا ایک نائب بھیجنے والا ہوں۔“

”وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا۔“

اسی نیابت اور خلافت نے آدم اور اولاد آدم کو تمام مخلوقات میں عزت وتکریم بخشی۔

”بلاشبہ ہم نے اولاد آدم کو بزرگ بنایا، اور دنیا کی عزتیں اس کو بخشیں، دنیا ان کے لئے بنائی گئی۔“

”کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ زمین میں ہے وہ سب کچھ خدا نے تمہارے بس میں دے دیا۔“

”وہی ذات ہے جس نے دنیا کا سب کچھ تمہارے لئے پیدا کیا۔“

ہر قسم کے جانور تمہارے لئے پیدا کئے گئے، دودھ دینے والے بھی اور بالوں والے بھی اور سواری والے بھی۔

”اور جانوروں کو پیدا کیا، ان میں تمہارے لئے اون کی گرمی اور دوسرے منافع ہیں اور بعض اکل وشرب کے لئے ہیں۔“

”بارش اور اس سے اگنے والے سبزے اور درخت، پھل اور پھول، غلے اور اناج تمہارے لئے پیدا کئے گئے۔“

"اسی خدا نے تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا کچھ اس میں سے تم پیتے ہو،

انسانیت کا رتبہ آج پیغام محمدیؐ کے ذریعہ اتنا بلند ہے کہ وہ سوائے ایک اور اکیلے خدا کے کسی کے آگے نہیں جھک سکتی، اس کے ہاتھ غیر خدا کے سامنے نہیں پھیل سکتے، وہ خدا کے سوا کسی اور سے نہیں ڈر سکتا، زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے وہ اسی کا ہے، جس سے وہ چھیننا چاہے اس کو کوئی دے نہیں سکتا، اور جس کو وہ دینا چاہے، اس سے کوئی لے نہیں سکتا

کچھ سے درخت اگتے ہیں، جس میں جانور چرتے ہیں، وہی خدا تمہارے لئے پانی سے کھیتی اگاتا ہے، زیتون اور چھوارے انگور اور ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے۔"

"دن اور رات، چاند اور سورج، اور چمکتے ہوئے تارے سب تمہارے لئے ہیں۔"

"اور اسی نے رات اور دن، سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا اور ستارے اسی کے حکم سے کام میں لگے ہوئے ہیں۔"

"دریا اور اس کی روانی، اس کے مونگے اور موتی سب کچھ تمہارے لئے ہیں۔"

"وہی خدا ہے جس نے دریا کو کام میں لگا دیا کہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے آرائش کے لئے پہننے کو زیور (مونگے، موتی) نکالو اور تم دیکھتے ہو کشتیاں سمندر کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں تو تم خدا کے رزق کو ڈھونڈو اور شاید تم اس کا شکر ادا کرو۔"

اس قسم کی بہت سی آیتیں قرآن حکیم میں موجود ہیں جن کے ذریعہ سے پیغام محمدیؐ نے واضح کر دیا کہ انسان تمام کائنات کا سرتاج ہے، خلافت الٰہی سے اس کو معزز کیا گیا ہے، خلق کائنات کا وہ مقصود اعظم ہے "ولقد کرمنا بنی آدم" کا اس کے سر پر طرۂ اعزاز ہے، کیا اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے بعد انسان کسی کے سامنے جھک سکتا ہے اور اپنی اونچی پیشانی کو کسی کے لئے پست کر سکتا ہے یہی ہے اصل توحید۔

نادان انسانوں نے ایک دوسرے کو بھی خدا بنایا تھا وہ اوتار بن کر آئے ہوں یا تخت جبروت کے مالک بن کر، وہ قیس اور راہب ہوں، یا عالم اور درویش، پرانے زمانہ میں یہ سارے خدا کہلاتے تھے۔

فرعون کہتا تھا: "میں سب سے بڑا رب ہو"

لیک بڑ بڑاتا تھا: "میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔"

دوستو یہ بھی انسانیت کی تحقیر ہے، پیغام محمدیؐ نے اس جڑ کو بھی کاٹ دیا۔

"اور یہ کہ تم انسانوں میں ایک دوسرے کو خدا کو چھوڑ کر اپنا رب نہ بنالو۔"

یہاں تک کہ نبیوں کو بھی یہ کہنا روا نہیں: "خدا کو چھوڑ کر میرے بندے اور غلام بن جاؤ۔"

آنکھوں سے پوشیدہ ہستیوں میں فرشتے، اور آنکھوں کے سامنے انبیاء کرامؑ بلند ترین ہستیاں ہیں مگر وہ بھی معبود انسانی نہیں ہو سکتے۔

"خدا یہ حکم نہیں دیتا کہ فرشتوں اور نبیوں کو معبود تجویز کرلو۔"

الغرض انسانیت کا رتبہ آج پیغام محمدیؐ کے ذریعہ اتنا بلند ہے کہ وہ سوائے ایک اور اکیلے خدا کے کسی کے آگے نہیں جھک سکتی، اس کے ہاتھ غیر خدا کے سامنے نہیں پھیل سکتے، وہ خدا کے سوا کسی اور سے نہیں ڈر سکتا، زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے وہ اسی کا ہے، جس سے وہ چھیننا چاہے اس کو کوئی دے نہیں سکتا، اور جس کو وہ دینا چاہے، اس سے کوئی لے نہیں سکتا۔

"وہی خدا ہے زمین میں اور وہی خدا ہے آسمان میں، ہاں اسی کے لئے ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا، حکومت صرف خدا کی ہے، اس کی سلطنت میں کوئی بھی شریک نہیں۔"

اس پیغام کو سامنے رکھ کر ذرا توحید کے مسئلے پر غور کرو کہ علاوہ اس کے اس نے انسانیت کے مرتبہ کو کہاں تک بلند کیا ہے توحید کی حقیقت کو کس طرح کھول کر رکھ دیا، یہاں خدا کے ساتھ بیٹی اور باپ کا سوال نہیں، یہاں خدا کے لئے اوتاروں کی ضرورت نہیں، یہاں خدا کے ساتھ کوئی قیصر نہیں، جو کچھ ہے وہ اسی کا ہے، قیصر کا کچھ نہیں، اسی کی حکومت ہے اور اسی کی سلطنت، اسی کی فرمانروائی ہے، اسی کا ایک حکم ہے جو عرش سے فرش تک اور آسمان سے زمین تک جاری ہے۔

سیدنا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا اصولی پیغام یہ ہے کہ انسان اصل خلقت میں پاک، بے عیب، بے گناہ اور معصوم ہے، وہ خود انسان ہی ہے جو اپنے نیک اور بد عمل کی وجہ سے فرشتہ یا شیطان یعنی بے گناہ یا گناہگار بن جاتا ہے، اس کی فطرت کی لوح بالکل سادہ اور بے نقش ہے، اس کی گردن پر کچھ بوجھ نہیں، اس کی پیٹھ پر گناہگاری کا انبار نہیں، یہ سب سے بڑی خوشخبری ہے جو آدم کے بیٹوں کو حضور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ملی۔

چین، برما اور ہندوستان کے تمام مذاہب آواگون اور تناسخ کے چکر میں مبتلا ہیں، یونان کے

یہ اسلام کی ایک روشن بشارت ہے کہ انسان بہترین اعتدال اور راستی پر پیدا کیا گیا ہے، پھر اپنے عمل کی بنا پر وہ نیک و بد بن جاتا ہے

بعض بے وقوف حکیم بھی اس خیال سے متفق ہیں، لیکن اس خیال نے انسانیت کو بے کار کر دیا، اس کی پیٹھ پر

فرماگئے یہ ہادی

ختم نبوت زندہ باد

لانبی بعدی

ختم نبوت کوئز پروگرام

بچوں کے لئے دلچسپ معلوماتی پروگرام

۱۱/نومبر ۲۰۰۷ء بروز اتوار
بوقت: صبح نو بجے

قیمتی انعامات جیتنے کا نادر موقع

چھٹی تا میٹرک کلاسز کے بچے شریک ہوسکتے ہیں

مسئلہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے قرآن اور حدیث پکار پکار کر صدا لگا رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ امت نے یکجان ہوکر ہر دور میں اس عقیدہ کی حفاظت اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کے فتنہ کا سدباب کیا، ہمارے قریبی دور کا سب سے بڑا فتنہ قادیانیت/مرزائیت کا فتنہ ہے، اس کے استیصال کے لئے مسلمانوں نے نہایت گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں، خصوصاً اسکول وکالج کا طبقہ اس کام میں سرفہرست رہا ہے۔ **1953**ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار نوجوان مسلمانوں کی شہادت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ **1974**ء کی تحریک کی ابتداء انہی طلبہ سے ہوئی جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، **1984**ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا نفاذ نوجوان طبقہ کی کوشش اور مسلمانوں کی متحدہ جدوجہد کا ثمر تھا، آج بھی ضرورت ہے کہ نوجوانوں میں شعور ختم نبوت پھر سے اجاگر کیا جائے تاکہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت خصوصاً ''عقیدۂ ختم نبوت'' کے مشن کو آگے بڑھایا جاسکے، اس لئے ''**ختم نبوت کوئز پروگرام**'' کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ بچے کھیل ہی کھیل میں علمی مواد سے خوب مزین ہوجائیں۔ کوئز کی تیاری کے لئے ''شعور ختم نبوت اور فتنہ مرزائیت'' نامی رسالہ مدرسہ زکریا سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ختم نبوت کوئز پروگرام اپنی نوعیت کا منفرد پروگرام ہے، اس میں اب تک ہزاروں بچے شرکت کرکے قیمتی انعامات، مثلاً ڈیجیٹل قرآن پاک، موبائل فون، سائیکل، وال کلاک، واٹر کولر، ریسٹ واچ، ٹی سیٹ، شیلڈ، کرکٹ بیٹ، واٹر سیٹ، بیڈمنٹن ریکٹ وغیرہ جیت چکے ہیں، اس پروگرام میں بھی ایسے بہت سے قیمتی انعامات دیئے جائیں گے۔ آیئے آگے بڑھیئے انعامات آپ کے منتظر ہیں!!

بمقام: **مدرسہ زکریا الخیریہ**

متصل جامع مسجد فلاح، نصیر آباد فیڈرل بی ایریا، کراچی برائے رابطہ: 0300-2700626

شعبہ نشرواشاعت: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی** فون: 021-4234476

گراں بار بوجھ رکھ دیا، اس کے ہر عمل کو دوسرے عمل کا نتیجہ بتلا کر اس کی ہر زندگی کو دوسری زندگی کے ہاتھ میں دیدیا، اس کا بیمار ہونا، غریب ہونا، لنگڑا اور لولا ہونا کسی آدمی یا جانور سے دکھ پانا، غرض ہر خلاف طبیعت امر کا اس کو پیش آنا۔ ان لوگوں کے نزدیک اس کی گزشتہ زندگی کی سیہ کاریاں ہیں جو اسی دور حیات میں اس کو پیش آ رہی ہیں اور ان کا پیش آنا ضروری ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ گویا کسی انسان کا دنیا میں پیدا ہونا ہی اس کی گناہگاری اور سیہ کاری کی دلیل ہے، اس لئے کہ آج تک دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہوا کہ جس کو خلاف طبیعت کوئی بات کم از کم معمولی بیماری تک پیش نہ آئی ہو، منو، اور کرشن، برہما اور وشنو کیا ان کو کوئی امر خلاف طبیعت نہیں پیش آیا، ضرور آیا اور جب ایسا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی گناہ گاری اور سیہ کاری سے پاک اور مبرا نہ تھے۔ عیسائیوں نے بھی یہ عقیدہ تسلیم کیا ہے کہ ہر انسان اپنے باپ آدم کی گناہگاری کے باعث موروثی طور سے گناہگار ہے، خواہ اس نے ذاتی طور پر کوئی گناہ نہ کیا ہو، اس لئے ان کے نزدیک غیر انسان کی ضرورت ہے کہ جو اپنی جان دے کر اور ساری دنیا کے گناہ اپنے سر پر رکھ کر انسان کے لئے کفارہ ہو۔

لیکن اسلام نے آ کر دنیا کو پیغام سنایا کہ:

اے بنی نوع انسان! تم کو بشارت ہو کہ تم اپنی زندگی اور کرم کے ہاتھوں مجبور اور بے بس گناہگار نہیں ہو بلکہ فطرتاً پاک اور بے عیب ہو، اب تم خود اپنے عمل سے اپنی صفائی اور نیکی کو برقرار رکھو یا نجس اور ناپاک بن جاؤ، قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"بے شک ہم نے انسان کو بہترین اعتدال پر پیدا کیا پھر اس کو نیچے سے نیچے پہنچا دیا مگر ہاں ایمان والے اور نیک لوگ اس قعر مذلت سے محفوظ رہے۔" (التین)

یہ اسلام کی ایک روشن بشارت ہے کہ انسان بہترین اعتدال اور راستی پر پیدا کیا گیا ہے، پھر اپنے عمل کی بنا پر وہ نیک و بد بن جاتا ہے، دوسری جگہ ارشاد ہے:

"قسم ہے نفس کی اور اس ذات کی جس نے اس کو ٹھیک کیا پھر نیکی اور بدی کی سمجھ دی سو کامیاب ہے وہ جس نے اپنے آپ کو پاک رکھا اور ناکام ہے، وہ جس نے اپنے نفس کو میلا کیا۔" (الشمس)

اسلام کی الہامی زبان میں دین اور فطرت ایک ہی معنی کے دو لفظ ہیں، اصل فطرت دین ہے اور گناہگاری انسان کی ایک بیماری ہے جو باہر سے آتی ہے۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے:

"سو تو باطل سے ہٹ کر اپنے آپ کو دین پر سیدھا قائم رکھ، وہی اللہ کی فطرت ہے، جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا، خدا کے بنانے میں تبدیلی نہیں۔" "یہی سیدھا دین ہے، لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔" (الروم)

سیدنا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں آیت کا پورا مطلب واضح فرما دیا ہے، بخاری تفسیر سورۂ روم میں ہے:

"کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت پر پیدا نہ ہوتا ہو لیکن ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔"

یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کی آیت تلاوت فرمائی۔ دیکھئے اسلام کے اس پیغام نے نوع بنی انسان کو کتنی بڑی خوشخبری سنائی اور انسان کے دائمی غم کو کس طرح مسرت سے بدل دیا ہے۔ انسان کو اپنی زندگی کے عمل میں اسلام ہی نے آزادی دی کہ نیکی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اپنی موروثی نیکی پر قائم رہ اور اس کو گناہوں کی سیاہی سے سیاہ مت بنا، تو گناہگار نہیں، تو نکوکار ہے، اس نیکی پر قائم

"ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں؟"

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب میں یہ الہام لکھا ہے کہ: "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔"

(تذکرہ طبع دوم ص: ۵۸۴، طبع پنجم ص: ۵۱۱)

پہلے مرزا قادیانی کے اس الہام پر غور کریں کہ "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں، اگر یہ الہام رحمانی ہوتا تو الہام میں "یا" کا لفظ نہ ہوتا، یہاں پر لفظ "یا" شک کے لئے استعمال ہوا ہے، حالانکہ خدائی کلام شک سے پاک ہوتا ہے، اس میں لفظ "یا" دلیل ہے اس بات کی کہ مرزا قادیانی کو الہام، رحمٰن سے نہیں بلکہ شیطان سے ہوا۔

اگر رحمانی الہام ہوتا تو مرزا قادیانی مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ میں سے کس شہر میں فوت ہوا؟ کہاں فوت ہوا اور کس حالت میں، یہ سب کو معلوم ہے؟ مرزا قادیانی نے اس کی تاویل یہ کی کہ مکی فتح ہوگی یا مدنی؟ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں، مرنے کا معنی فتح کرنا دنیا کی کسی لغت میں دکھا دیں تو کرم ہوگا، اگر دکھا دو تو پھر میری درخواست ہوگی کہ اگر موت کا معنی فتح ہے تو تمام قادیانی زہر کا پیالہ پی کر اکٹھے مر جائیں تاکہ سب کی اکٹھی فتح ہو جائے یا یہ کہ دنیا آپ کے شر سے بچ جائے، ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ نبی کو فوت ہونے سے پہلے اختیار دیا جاتا ہے، بخاری شریف میں موسیٰ علیہ السلام اور ملک الموت کا واقعہ ایک مشہور امر ہے کہ بغیر اجازت کے فرشتہ نبی کے گھر قدم نہیں رکھتا اور جھوٹے کو لیٹرین سے نہیں اٹھنے دیا، ایک یہ بھی درخواست ہے کہ نبی جہاں فوت ہو وہیں دفن ہوتا ہے، اگر مرزا قادیانی نبی تھا تو جہاں قے اور دستوں کی کشتی سے مرزا قادیانی کی موت واقع ہوئی وہاں پر دفن ہوتا، پھر مرزائی اس پر سلام پڑھنے کے لئے وہاں تشریف لے جاتے تو دستوں اور اجابتوں کی جگہ کو بھی رنگ لگ جاتے۔

(مولانا اللہ وسایا، قادیانی شبہات کے جوابات، ج ۲ ص ۳۵۹)

رہ اور اگر چاہتا ہے کہ تیری زندگی پامال ہو دنیا کی ہلاکت اور آخرت کی پامالی تجھے نصیب ہو تو برائیوں کے اندر اپنے آپ کو جتلا کر، اس کی ساری ذمہ داری تجھ پر ہوگی۔

ظہور محمدیؐ سے پہلے دنیا کی یہ کل آبادی مختلف گھرانوں میں بٹی ہوئی تھی ایک دوسرے سے ناآشنا تھی، ہندوستان کے رشیوں نے آریہ ورت سے باہر خدا کی آواز کے لئے کوئی جگہ نہ رکھی تھی پرمیشور صرف آریہ ورت ہی کی بھلائی چاہتا تھا، خدا کی طرف رہنمائی کا عطیہ صرف اسی ملک اور اسی خاندان کے لئے مخصوص تھا، زرتشت ایران کی خاک پاک کے سوا اور کہیں خدا کی آواز نہیں سن سکتا، بنی اسرائیل اپنے خاندان کے سوا باہر کسی اور نبی کی بعثت اور ظہور کا حق نہیں سمجھتے، دنیا صرف بنی اسرائیل ہی سے عبارت ہے، لیکن یہ اسلام ہی ہے کہ جس نے پورب پچھم، اتر دکن ہر طرف خدا کی آواز سنی اور بتایا کہ خدا کی رہنمائی کے لئے ملک وقوم اور زبان کی تخصیص نہیں، اس کی نگاہ میں فلسطین، ایران، ہندوستان، اور عرب سب برابر ہیں، اس کے نزدیک ہر جگہ اللہ کے نبی آئے اور ہر طرف اس کی ہدایت کا نور چمکا۔ قرآن فرماتا ہے:

”کوئی جماعت ایسی نہیں مگر یہ کہ اس میں ہوشیار کرنے والے نہ گزرے ہوں۔“

”ہر قوم کے لئے ایک رہنما ہے۔“

”ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول ان کی اپنی اپنی قوم کے پاس بھیجے۔“

اب کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک وہ دنیا کے تمام گزشتہ پیغمبروں پر ایمان نہ لائے جن پیغمبروں کے نام قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ آئے ہیں، ان کو نام بنام تسلیم کرنا، ان کی تصدیق کرنا اور ان کی تعظیم و احترام بجالانا اسلامی عقائد میں نہایت ضروری ہے اور جن رسولوں کے نام قرآن میں صراحت کے ساتھ نہیں آئے ہیں، ان پر عام طریقے سے وہ جو بھی ہوں، ایمان لانا ضروری ہے مسلمان کون لوگ ہیں۔

”وہ لوگ ہیں جو کچھ تم پر اترا اور جو کچھ تم سے پہلے اترا اس پر ایمان رکھتے ہیں۔“ (البقرہ)

”لیکن اصل نیکی یہ ہے کہ جو خدا پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب پر اور تمام نبیوں پر ایمان لائے۔“ (البقرہ)

اسی سورۃ کے اخیر میں ہے کہ:

”پیغمبر اور اس کے پیرو سب ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، ہم اس کے رسولوں میں باہم تفریق نہیں کرتے یعنی بعض پر تو ایمان لائیں اور یہود و نصاریٰ کی طرح بعض کی تکذیب کریں۔“ (البقرہ)

دنیا کی اس روحانی مساوات اور انسانی اخوت و برادری اور تمام مذہبوں اور رہنماؤں، عالم کے سارے پیغمبروں اور دنیا کے سارے رسولوں کے ساتھ یہ سچا ادب اور رواداری کا بہترین سبق اسلام کے علاوہ کسی اور طرح بھی پہنچ سکا ہے، اب بتلاؤ کہ اسلام کی رحمت عامہ اور اس کی عالمگیر رواداری کا دائرہ کتنا وسیع ہے کہ اس سے انسانوں کی کوئی بستی اور اولاد آدم کا کوئی گھرانہ خالی نہیں۔

مرزا قادیانی کا سلسلۃ الذہب

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تو یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد کشمیر تشریف لے گئے اور ستاسی سال زندہ رہ کر شہر سری نگر کے محلہ خان یار میں مدفون ہوئے، یہ نہ کسی آیت سے ثابت ہے نہ کسی حدیث سے اور نہ کسی صحابیؓ اور تابعیؒ بلکہ کسی معتبر عالم کے قول سے بھی ثابت نہیں، ممکن ہے کہ یہ بھی اسی کنہیالال اور مراری لال و روشن لال سے منقول ہو جنہوں نے کریم بخش کے صادق ہونے کی گواہی دی ہے۔ مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص:۷۰۸، خزائن، ج:۳، ص:۴۸۲) میں لکھتے ہیں کہ کریم بخش روایت کرتے ہیں کہ گلاب شاہ مجذوب نے تیس برس پہلے مجھ کو کہا کہ اب عیسیٰ جوان ہوگیا ہے اور لدھیانہ میں آکر قادیانی غلطیاں نکالے گا، پھر کریم بخش کی تعدیل بہت سے گواہوں سے کی گئی، جن میں خیراتی، بوٹیا، کنہیالال، مراری لال، روشن لال، کنیشا مل وغیرہ ہیں، اور گواہی یہ ہے کہ کریم بخش کا جھوٹ کبھی ثابت نہیں ہوا۔

ائمہ حدیث جب کسی راوی کی توثیق اور تعدیل نقل کرتے ہیں تو احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ کا نام مبارک پیش کردیتے ہیں، مرزا قادیانی کو جب کریم بخش کی روایت کی تعدیل کی ضرورت پیش آئی تو کنہیالال اور مراری لال کی تعدیل پیش کی۔ ناظرین کرام تعجب نہ فرمائیں، نبی کاذب کے سلسلہ روایت کے لئے کنہیالال اور مراری لال جیسے راوی مناسب اور ضروری ہیں۔

مرزا قادیانی بھی معذور ہیں، اپنی مسیحیت کی گواہی میں آخر کس کو پیش کریں؟ حضرات محدثین کے نزدیک مالک عن نافع عن ابن عمرؓ بسند سلسلۃ الذہب کے نام سے موسوم ہے، یہ سلسلۃ الذہب تو حضرات محدثین کا ہے، اور مرزا قادیانی کا سلسلۃ الذہب یہ ہے کہ جو حضرات ناظرین نے پڑھا، یعنی کنہیالال اور مراری لال اور روشن لال۔

اے مرزائیو! تمہیں کیا ہوا؟ مالکؒ اور نافعؒ اور ابن عمرؓ کی روایت تو تمہاری نظر میں غیر معتبر ہوگئی اور مرزا، مراری لال، کنہیالال اور روشن لال کی اور اس قسم کے پاگل داس لوگوں کی بکواس معتبر ہوگئی: ”بریں عقل و دانش بباید گریست“

(مولانا اللہ وسایا، قادیانی شبہات کے جوابات، ج:۲، ص:۱۲۸)

تمام مذہبوں نے عبد ومعبود خدا اور بندے کے درمیان واسطے قائم کررکھے تھے، تمام بت خانوں میں کاہن اور پجاری تھے، نبی لادی اور ان کی نسل کو خدا اور بندہ کے درمیان عبادتوں اور قربانیوں میں واسطہ ٹھہرایا گیا تھا، عیسائیوں نے بعض حواریوں اور ان کے جانشینوں کو یہ رتبہ دیا تھا کہ:

"وہ جو زمین پر باندھیں گے آسمان پر باندھا جائے گا اور جو زمین پر کھولیں گے آسمان پر کھولا جائے گا۔"

انسانوں کے گناہوں کے معاف کرنے تک کا اختیار ان کو دیا گیا ہے، ان کے بغیر کوئی عبادت نہیں ہوسکتی، ہندوؤں میں برہمن خاص خدا کے داہنے ہاتھ سے پیدا ہوئے ہیں، خدا اور بندہ کے درمیان وہی واسطہ ہیں ان کے بغیر کوئی عبادت نہیں ہوسکتی کوئی شخص مذہبی مراسم ان کے بغیر نہیں بجالاسکتا۔

مگر اسلام میں پجاریوں کاہنوں، پوپوں، اور پادریوں کی کوئی جماعت نہیں، یہاں کھولنے اور باندھنے کا اختیار صرف خدا کو ہے یہاں گناہوں کی معافی کا حق صرف اللہ کو ہے عبد ومعبود کے تعلقات میں بندے کی عبادت اور راز و نیاز میں یہاں کسی غیر کو دخل نہیں، ہر شخص جو مسلمان ہے نماز کا امام ہوسکتا ہے وہ خود قربانی کرسکتا ہے نکاح پڑھ سکتا ہے، مذہب کے تمام مراسم کا بجالاسکتا ہے، یہاں لوگوں کو:

"ادعونی استجب لکم"

"مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا"۔

صلائے عام ہے لوگو! مجھے بلاواسطہ پکارو، میں تم کو جواب دوں گا، ہر شخص کو خطاب کیا گیا ہے، ہر مسلمان اپنے خدا سے ہر طرح باتیں کرسکتا ہے، اپنی دعاؤں میں اس کو پکارسکتا ہے، کسی واسطہ کے بغیر اس کے آگے جھک سکتا ہے اور دل کی عقیدت کے نذرانے اس کے سامنے پیش کرسکتا ہے، عبد ومعبود خدا اور بندے کے درمیان یہاں کوئی متوسط اور دخیل نہیں، یہ سب سے بڑی آزادی ہے جو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کو ملی اور خدا کے معاملہ میں انسانوں نے انسان کی غلامی سے نجات پائی۔

انسانوں کی تعلیم وہدایت کے لئے جو مقدس ہستیاں پیغمبران کرام علیہم السلام کی جماعتیں وقتاً فوقتاً دنیا میں تشریف لائیں ان کے متعلق قوموں میں حد درجہ عقیدت مندی کی افراط وتفریط رہی ہے، نادانوں نے ان کو خود خدا، خدا کا مثل، خدا کا روپ اور نذیر ٹھہرایا تھا، بابل اور مصر کے ہیکلوں میں کاہنوں کی شان مثل خدا کے نظر آتی ہے ہندوؤں میں وہ اوتار کے رنگ میں مانے جاتے ہیں، بدھ اور جینیوں نے اپنے بدھوں اور مہابیروں کو خود خدا تسلیم کیا ہے۔

عیسائیوں نے اپنے پیغمبر کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا۔

یہودی بھی سیدنا عزیرؑ کو خدا کا بیٹا ہی سمجھتے تھے۔

دوسری طرف تفریط یہ تھی کہ ہر وہ شخص جو پیشینگوئی کرسکتا تھا، کوئی خرق عادت بات دکھلاسکتا تھا، کوئی خلاف عادت قوت اپنے اندر رکھتا تھا وہ نبی اور پیغمبر تھا ایک نبی کی نبوت کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا کہ وہ پیشینگوئی کرتا ہے اور اس کے ہاتھ سے خلاف عادت کوئی بات ظاہر ہوتی ہے، خواہ وہ گناہگار ہو، اخلاقی حیثیت سے مجرم ہو، چور اور زانی ہو، خدا کی نگاہ میں کیسا ہی درجہ پست ہو مگر وہ نبی ہے اس واسطے کہ وہ پیشین گوئی کرتا ہے، اس کا معصوم تک ہونا ضروری نہیں اسی لئے موجودہ صحف بنی اسرائیل میں بڑے بڑے پیغمبروں کے متعلق ایسی ایسی حکاتیں ملتی ہیں جو حد درجہ پست اور ناقابل ذکر ہیں۔

ہندوؤں کی پرانی کتابوں میں بھی اوتاروں کے متعلق ایسے قصے بیان کئے گئے ہیں جو حد درجہ شرمناک اور نہایت ابتذال پر دلالت کرتے ہیں، مگر اسلام نے اسی منصب عظیم کی صحیح حیثیت مقرر کی اور بتلایا کہ نہ وہ خدا ہیں اور نہ خدا کے مثیل ہیں، خدا کے بیٹے ہیں اور نہ اس کے رشتہ دار، وہ محض آدمی اور بشر ہیں اور خاص بشر، دنیا کے تمام انبیاءؑ بشر تھے، یہاں تک کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے متعلق فرمایا کہ میں بشیر ہوں کفار تعجب سے کہتے:

"کیا بشیر رسول ہوگا؟"

اسلام کہتا ہے اور قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"اے پیغمبر کہہ دو کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں۔"

"میں نہیں ہوں مگر بشر رسول"

خدا کے کارخانہ کی کوئی چیز بالذات ان کے اختیار میں نہیں، ان کو بالذات کسی مافوق طاقت بشری کام پر قدرت نہیں، جو کچھ ہے وہ خدا کے اذن و اجازت اور اس کے حکم سے ہے، وہ اپنی ضروریات میں خدا ہی کے محتاج ہیں جو کچھ مانگتے ہیں خدا ہی سے مانگتے ہیں خدا ان کو بہت سی چیزیں دیتا ہے لیکن اگر وہ چاہے تو بعض چیزیں ان کو بھی نہ دے، سب کچھ اس کے اختیار میں ہے وہ دیوتا اور اوتار نہیں وہ مستحق عبادت نہیں، دوسری طرف یہ بتایا گیا کہ وہ انسان ہیں، لیکن اپنے کمالات کی حیثیت سے تمام انسانوں سے مافوق ہیں، وہ خدا سے مکالمہ کرتے ہیں، ان پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے خدا کے دربار میں ان سے بڑھ کر کوئی مقرب نہیں، وہ بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں ان کے اخلاق سب سے اعلیٰ اور بہتر ہوتے ہیں، ان کے عادات میں اور خصائل میں ادنیٰ درجہ کی پستی اور کجی کو راہ نہیں، ان کے ہاتھوں سے خدا اپنی قدرت کے عجائبات کو ظاہر کرتا ہے وہ لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتے ہیں، ان کی عزت وتعظیم اور ان کی محبت و اطاعت سب لوگوں پر فرض ہے، وہ خدا کے خاص اور مطیع بندے ہوتے ہیں، خدا ہی کے یہاں سے ان کو نبوت کا تاج عطا ہوتا ہے نبوت کوئی ایسی چیز نہیں کہ نیک کام کرکے جس کا جی چاہے نبی بن جائے، خدا کا خاص عطیہ ہے جس کو وہ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، یہ ہے اعتدال اور درمیانی راہ جو انبیاء اور رسولوں کی بابت اسلام نے قائم کی، اور جو ہر قسم کی افراط وتفریط سے پاک ہے۔

☆☆..........☆☆

گلستانِ ختم نبوت

مرسلہ: مولانا محمد نذر عثمانی

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل

حضرت عبداللہ بن سلام ؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے آپس میں یہ مذاکرہ کیا کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ تو ہم اس پر عمل کریں اور چاہا کہ کوئی صاحب جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سوال کریں' مگر کسی کو ہمت نہ ہوئی' ابھی یہ لوگ اسی حالت پر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب لوگوں کو نام بنام اپنے پاس بلایا (جس سے معلوم ہوا کہ آپ کو بذریعہ وحی ان کا اجتماع اور ان کی گفتگو معلوم ہوگئی تھی) جب یہ لوگ حاضر خدمت ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری سورۂ صف پڑھ کر سنائی جو اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی' اس سورۃ میں یہ بتلایا کہ احب الاعمال جس کی تلاش میں یہ حضرات تھے وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے آیت مبارکہ:

"ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص۔" (الصف:۴' پارہ:۲۸)

ترجمہ:...... "اللہ چاہتا ہے (محبوب رکھتا) ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں' اس کی راہ میں' قطار باندھ کر گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔" (معارف القرآن ص:۴۱۹' ج:۸)

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے گھر میں مٹی کا دیا جلایا ہوا تھا' تیز ہوا کے آنے سے دیا بجھ گیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا' حضرت عائشہؓ نے سنا ہوا تھا کہ جب کوئی مرتا ہے تو اس وقت یہ پڑھا جاتا ہے' کہنے لگیں: یہ تو دیا بجھا ہے اور میں ابھی اس کو جلادیتی ہوں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہؓ! ہر وہ چیز جو مومن کو تکلیف دہ پیش آئے' وہاں یہ پڑھنا چاہئے' یہ دیا جل رہا تھا یکدم بجھ گیا' ہمیں کوفت تو ہوئی' ٹھوکر لگے یا گر جائے تب بھی انا للہ پڑھنا چاہئے۔ (ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن ص:۱۴۱' ج:۲)

پھلوں کا رزق

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تیسری دعا یہ تھی کہ اس شہر کے باشندوں کو پھلوں کا رزق عطا فرمائے' حضرت ابراہیمؑ نے اپنی دعا میں یہ نہیں فرمایا کہ مکہ اور اس کے ماحول کو گلزار اور پھلوں کی زمین یا قابل کاشت بنادے بلکہ دعا فرمائی کہ یہ چیزیں پیدا کہیں اور ہوں گی' مگر مکہ میں پہنچا کریں' اس میں شاید یہ راز ہو کہ حضرت خلیلؑ یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی اولاد کاشت کاری یا باغبانی کے کاموں میں مشغول ہوجائے کیونکہ ان کو اس جگہ آباد کرنے کا منشاء تو حضرت ابراہیمؑ نے خود یہ فرمادیا ربنا لیقیموا الصلوٰۃ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت خلیلؑ اپنی اولاد کا اصل مشغلہ بیت اللہ کی حفاظت اور نماز کو رکھنا چاہتے تھے ورنہ کیا مشکل تھا کہ خود مکہ مکرمہ کو ایسا گلزار بنادیا جاتا کہ دمشق و بیروت اس پر رشک کرتے سورۂ قصص آیت نمبر ۵۷ میں اس دعا کی قبولیت کا اظہار ان الفاظ میں فرمادیا ہے' یجبیٰ الیہ ثمرات کل شئی واضح ہوا کہ خود مکہ میں یہ پھل پیدا کرنے کا وعدہ نہیں بلکہ دوسرے مقامات سے یہاں لائے جایا کریں گے' کیونکہ لفظ یجبیٰ کا یہی مفہوم ہے دوسرے ثمرات کل شجر نہیں فرمایا بلکہ ثمرات کل شئی اس تعبیر لفظی سے ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہاں ثمرات کو عام کرنا مقصود ہے کیونکہ ثمرہ عرف میں ہر چیز سے حاصل ہونے والی پیداوار کو کہا جاتا ہے۔ درختوں کے پھل مشینوں سے حاصل ہونے والا کل سامان اس طرح ثمرات کل شئی میں تمام ضروریات زندگی داخل ہوجاتی ہیں' حق تعالیٰ نے اگرچہ ارض حرم کو نہ کاشت کی زمین بنایا ہے نہ صنعت کاری کی لیکن دنیا بھر میں پیدا ہونے والی اور بننے والی چیزیں یہاں عام طور پر مل جاتی ہیں' سبحان اللہ! مکہ مکرمہ کی زیارت کرنے والا کوئی بھی شخص دعا ابراہیمی کا اپنی آنکھوں سے خود مشاہدہ کرسکتا ہے۔ (معارف القرآن ص:۳۲۶' ج:۱)

آخری آیت

"واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ......"

ترجمہ: "اور ڈرتے رہو اس دن جس دن لوٹائے جاؤ گے اللہ کی طرف پھر پورا دیا جائے گا ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔"

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت نزول کے اعتبار سے سب سے آخری آیت ہے اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی' اس کے اکتیس روز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور بعض روایات میں صرف نو دن بعد وفات ہونا مذکور ہے۔ (معارف القرآن ص:۶۵۸' ج:۱)

حسبی اللہ ونعم الوکیل

حضرت عوف بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخصوں کا مقدمہ آیا' آپؐ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا' یہ فیصلہ جس شخص کے خلاف تھا' اس نے فیصلہ نہایت سکون سے سنا اور یہ کہتے ہوئے چلنے لگا حسبی اللہ ونعم الوکیل' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ اور فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانے کو ناپسند کرتا ہے بلکہ تم کو چاہئے کہ تمام ذرائع اختیار کرو پھر بھی عاجز ہوجاؤ تو اس وقت کہو حسبی اللہ ونعم الوکیل (میرے لئے اللہ کافی ہے اور کیا خوب کارساز ہے)۔

خبروں پر ایک نظر

بی بی سی کی اسلام دشمن نشریات پر پابندی عائد کی جائے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے کہا ہے کہ گزشتہ دنوں بی بی سی لندن کے پروگرام ''سیر بین'' میں ہندوؤں کے بارے میں پروگرام نشر کیا گیا، جس میں قادیانیوں/ مرزائیوں سے متعلق غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترمیم، قادیانیوں کی تبلیغ پر پابندی اور عیسائیوں کے بارے میں توہین رسالت قانون پر ہرزہ سرائی کی گئی، ہم اس غیر قانونی دل آزار پروگرام نشر کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ بی بی سی کے ایسے اسلام دشمن پروگرام نشر کرنے پر پابندی عائد کی جائے اور بی بی سی کے نمائندہ مقیم لاہور نے غیر مسلم لاہوری مرزائیوں اور قادیانی جماعت چناب نگر کے قادیانی رابطہ غالب اور عیسائیوں کے نمائندہ کے جھوٹے خیالات نشر کئے اور یہ قانون تبدیل کرنے کی ضرورت پر زور دیا، جس کی بھرپور مذمت کی جاتی ہے جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کسی عالم دین نمائندہ کا بیان نشر نہیں کیا گیا، جس سے برطانوی حکومت کی اسلام دشمنی کا اظہار ہوتا ہے، انگریز سامراج نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد جہاد کے خوف سے ۲۳/ مارچ ۱۸۸۹ء کو اپنے ایک وفادار شخص مرزا غلام احمد قادیانی مرتد غیر مسلم کو جعلی نبی بنایا تھا، جس نے سب سے پہلے جہاد کو حرام قرار دیا تھا اور برصغیر ہندو پاک کے مسلمان علماء کرام نے انگریزی پنجابی جعلی نبی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کیا، بڑی بڑی ختم نبوت کی تحریکیں چلائیں، سب سے بڑی تحریک ختم نبوت ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو فیصل آباد ریلوے اسٹیشن سے چلائی گئی جو سارے ملک میں پھیل گئی اور قومی اسمبلی نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائیوں/ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور اس آئینی ترمیم کے مطابق دس سال بعد ۲۶/ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا گیا اور تعزیرات پاکستان میں ترمیم کر کے ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی کا اضافہ کیا گیا، جس پر قادیانیوں پر تبلیغ اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے کو جرم قرار دیا گیا، بی بی سی لندن نے یہ باتیں پروگرام میں نشر نہیں کیں، برطانیہ مسلمانوں کا ازلی دشمن ہے، جس نے گستاخ رسول واجب القتل رشدی کو سر کا خطاب دے کر ساری دنیا کے مسلمانوں کی دل آزاری کی اور توہین رسالت کی مجرمہ تسلیمہ واجب القتل کا بھی تحفظ کیا جو اب بھارت میں ہے، اس کے علاوہ ڈنمارک نے توہین رسالت پر مبنی خاکے شائع کر کے دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی جس کی شدید مذمت کی جاتی ہے۔

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج چناب نگر میں مسلمان پرنسپل کے تقرر کا مطالبہ

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ، سیکرٹری تعلیم اور ڈی پی آئی کالج پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج چناب نگر میں کسی مسلمان ماہر تعلیم کو پرنسپل مقرر کیا جائے اور کسی غیر مسلم قادیانی، مرزائی کو پرنسپل نہ لگایا جائے، انہوں نے کہا کہ موجودہ مسلمان پرنسپل مقبول احمد ۱۴/ اگست ۲۰۰۷ء سے ریٹائر ہوئے ہیں، مگر بار بار کے مطالبہ کے باوجود محکمہ تعلیم نے نیا مسلمان پرنسپل مقرر نہیں کیا، جبکہ ۱۹۷۲ء سے اس کالج میں مسلمان پرنسپل تعینات رہے ہیں، کسی قادیانی/ مرزائی غیر مسلم کو اس کالج میں پرنسپل کے عہدہ پر تعینات نہیں ہونے دیا گیا، جس کے پیش نظر صوبائی حکومت محکمہ تعلیم اور حساس اداروں کے سربراہوں سے بھی مطالبہ کیا کہ کسی قادیانی کو پرنسپل نہ لگنے دیا جائے ورنہ اس تقرری کے خلاف تحریک چلائی جائے گی اور مسلمان طلبہ سڑکوں پر آسکتے ہیں۔

آئندہ انتخابات میں مسلمان کسی قادیانی نواز امیدوار کو ووٹ نہ دیں

کوئٹہ (رپورٹ: حافظ خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ میں یوم تشکر کے سلسلے میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس کے آخر میں ایک اعلامیہ جاری کیا گیا ہے کہ آئندہ انتخابات میں مسلمان کسی قادیانی نواز امیدوار کو ووٹ نہ دیں۔ علماء کرام مساجد میں مسلمانوں سے حلف لیں کہ وہ کسی ایسے امیدوار کو ووٹ نہیں دیں گے جو ۱۹۷۳ء کے آئین سے تحفظ ختم نبوت اور توہین رسالت کے قانون کو حذف کرانا چاہتے ہوں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام یوم تشکر کے سلسلے میں مرکزی مسجد میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں خطیب العصر مولانا عبدالغفور مینگل، مولانا عبدالواحد، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، مولانا قاری عبداللہ منیر، اور دیگر علماء نے خطاب کیا اور کہا کہ ۷/ ستمبر تاریخی قومی دن ہے، جس دن ۹۰ سالہ جدوجہد کے بعد پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیت کے ناسور کو آئینی نشتر کے ذریعے امت مسلمہ کے جسد سے کاٹ دیا تھا، لیکن انہوں نے پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کیا اور سازشوں میں مصروف ہیں، قادیانی امریکا اور عالم کفر کے وسائل کے بل بوتے پر مسلمانوں کے خلاف نت نئے منصوبے بنا رہے ہیں، اور الیکٹرونک میڈیا سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور این جی

اور کے ذریعے پرپُرزے نکال رہے ہیں، علماء کرام نے کہا کہ ایک سازش کے تحت اقوام متحدہ کے تمام اداروں میں قادیانی اہم عہدوں پر تعینات ہیں، یہ نائن الیون کے واقعہ کے بعد پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدات اور قومی مفاد کے خلاف ہے، امریکا کی ایماپر حکمران ان کوششوں میں مصروف ہیں کہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور توہین رسالت کا قانون ختم کر دیا جائے، اس سے قبل حکمرانوں نے حدود آرڈی نینس کو غیر موثر بنادیا ہے، امریکی دفاتر خارجہ مسلسل توہین رسالت کے قانون کے خاتمے کے لئے کوشاں ہے، پاکستان کے تمام وزرائے خارجہ جس میں سابقہ وزیر خارجہ سردار آصف اقبال، اقبال حیدر، خالد انور شامل ہیں جو اپنے غیر ملکی دوروں میں اس قانون کو ختم کرنے کا اعلان کر چکے ہیں، گزشتہ سال مسلم لیگ (ق) کے مرکزی جنرل سیکریٹری سینیٹر مشاہد حسین نے فرانس میں کہا تھا کہ مناسب وقت میں توہین رسالت کا قانون ختم کر دیا جائے گا، اوران حالات میں مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ چوکس رہیں، آئندہ انتخابات میں کسی قادیانی نواز اور قانون توہین رسالت ختم کرنے کے حامی امیدوار کو ووٹ نہ دیں، مسلمان اپنے حلقہ انتخاب میں امیدواروں سے حلف لیں کہ وہ اسلامی قوانین کو نہیں چھیڑیں گے، علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ مساجد میں مسلمانوں سے حلف لیں کہ کسی قادیانی نواز یا توہین رسالت کے قانون حذف کرنے کے حامی امیدوار کو ووٹ نہیں دیا جائے گا۔

توہین رسالت کے واقعات مسلم حکمرانوں کی کمزور پالیسی کا نتیجہ ہے

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے توہین رسالت کے واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے، ان کو مسلم حکمرانوں کی کمزور پالیسی کا نتیجہ قرار دیا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ سویڈن سے سفارتی تعلقات منقطع کرے، صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس گزشتہ روز صوبائی امیر مولانا عبدالواحد کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا کہ عالم کفر اظہار رائے کی آزادی کی آڑ میں مسلسل انبیاء کرام بالخصوص رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مقامات مقدسہ کی توہین کر رہا ہے، سویڈن کے اخبار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے شائع کر کے ملت اسلامیہ کے جذبات مجروح کیے، لیکن عالم اسلام کے حکمرانوں نے پراسرار خاموشی کو اختیار کیا جو امت مسلمہ کے لئے سوالیہ نشان ہیں صرف ایران نے سویڈن سے باضابطہ احتجاج کیا ہے توہین رسالت کے واقعات مسلم حکمرانوں کی کمزور پالیسی کا نتیجہ ہے اجلاس نے مطالبہ کیا کہ اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی اس کا نوٹس لے اور اسلامی ممالک ٹھوس لائحہ عمل اختیار کریں، توہین رسالت اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے والے ممالک کی مصنوعات کا داخلہ اپنے اپنے ملکوں میں بند کریں۔ اجلاس میں وفاق المدارس العربیہ کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈے کی شدید مذمت کی گئی اور قرار دیا کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ایک تعلیمی اور نظریاتی پلیٹ فارم ہے جہاں اہل حق کے ایک مکتبہ فکر کی تمام جماعتیں اور شاخیں جمع ہوئی ہیں، جن کا ہدف اور مقصد ایک ہے یہ نظریاتی تمناؤں کا مرکز ہے مجلس تحفظ ختم نبوت وفاق المدارس العربیہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے اور طاغوتی قوتوں کی مذمت کرتی ہے جو اس کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں جس کا مقصد دینی اداروں کے خلاف نفرت پیدا کرنا ہے۔

سانحہ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ کے جنرل سیکریٹری مولانا امجد مدنی صاحب ۱۲/رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ بوقت افطاری حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا دوست محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے منجھلے صاحبزادے تھے، جب شعور کی آنکھ کھولی تو تحریک ختم نبوت زوروں پر تھی۔ چونکہ والد گرامی مجاہدین ختم نبوت کے سرکردہ لوگوں میں سے تھے یوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے آپ کی وابستگی بچپن سے ہی ہوگئی۔ آپ نے جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی خیر پور میرس سے دستار فضیلت حاصل کی۔ سعید آباد میں ایک عرصہ تک آپ خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے پھر اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد ان کے جانشین بنے اور جامع مسجد کبیر ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں گیارہ سال تک عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کا پرچار کرتے رہے اور تادم آخر اسی پر قائم رہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما علامہ احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم، مولانا خان محمد کندھائی بدین، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد، مولانا محمد فیاض عثمانی، کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، سید انورالحسن نے خصوصی طور پر آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔

امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہم، نائب امیر درویش کامل حضرت مولانا نفیس شاہ الحسینی مدظلہ، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی مبلغ و ناظم شعبہ تبلیغ مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا سعید احمد جلالپوری اور دیگر مبلغین، جماعتی احباب نے مرحوم کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کی اور مرحوم کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

سہ ماہی ردّ قادیانیت تربیتی کلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردّ قادیانیت پر تیاری کے لئے وفاق المدارس کے سند یافتہ علماء کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے

امسال: یکم ذوالقعدہ ۱۴۲۸ھ سے مجوزہ کلاس کا آغاز ہوگا

کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا ''جید اً جدا'' میں وفاق کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔ نیز اردو تعلیم میں میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ شرکاء کورس کو قیام وطعام کے علاوہ 1000 روپے اعزازیہ بھی دیا جائے گا۔

ذوق مناظرہ اور شوق تبلیغ رکھنے والے نئے علماء کرام توجہ فرمائیں

☆ ...... ۲۵۔شوال المکرّم ۱۴۲۸ھ تک درخواست قلمی، سادہ کاغذ پر بھجوادیں۔

☆ ...... فوٹو کاپی سند وفاق المدارس، فوٹو کاپی سند میٹرک، فوٹو کاپی شناختی کارڈ ہمراہ درخواست لف کریں۔

رابطہ کیلئے: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (مرکزی ناظم تبلیغ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 4583486-4514122، فیکس: 4542277

زیر سرپرستی: قطب الاقطاب، حضرت اقدس
خواجہ **خان محمد** دامت برکاتہم العالیہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر

شیخ المشائخ حضرت اقدس
سید **نفیس الحسینی شاہ** دامت برکاتہم
نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عظیم خوشخبری

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی، چناب نگر

ضلع جھنگ میں عصری تعلیم اور شعبہ کتب کے کامیاب اجراء کا دوسرا سال، تجربہ کار، ماہر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات اساتذہ کرام کی زیر نگرانی، دینی اور عصری تعلیم کا حسین امتزاج، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ''مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر'' میں باقاعدہ عصری تعلیم اور وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق درسِ نظامی کا اجرا گزشتہ سال سے ہو چکا ہے، جس میں درج ذیل شعبہ جات الحمدللہ! بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ ☆ شعبہ حفظ و ناظرہ کی متعدد کلاسیں، تجربہ کار قراء کرام کی زیر نگرانی ☆ شعبہ نرسری تا پرائمری ☆ مڈل ☆ میٹرک ☆ شعبہ کتب میں درجہ متوسط کے تینوں درجات اور درجہ اولیٰ و صرف و نحو، ثانویہ عامہ تک۔ ادارہ ہذا میں قیام و طعام اور علاج معالجہ، کتب اور کاپیوں کی مفت فراہمی اور طلباء کو معقول ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے اور ہر طالب علم کی تعلیم و تربیت پر خصوصی اور انفرادی توجہ دی جاتی ہے۔ **داخلہ** کے خواہش مند طلباء کرام 7/شوال المکرم 1428ھ تا 15/شوال المکرم تک اپنے والد یا سرپرست کے ہمراہ تشریف لائیں۔

نوٹ: داخلے کے خواہشمند طلباء اپنے والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

رابطہ کے لئے: مدرسہ عربیہ ختم نبوت، مسلم کالونی چناب نگر، تحصیل چنیوٹ، ضلع جھنگ
فون:0476-212611، موبائل:0334-4473036، 0301-7972785

منجانب: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** حضوری باغ روڈ ملتان (پاکستان) فون:061-4514122

سلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی — ختمِ نبوت زندہ باد

26 ویں دو روزہ سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوۃ کانفرنس

مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ

1 2 نومبر 2007

جمعرات - جمعۃ المبارک

زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مہمانِ خصوصی

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت سید نفیس الحسینی صاحب مدظلہ العالی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

توحیدِ باری تعالیٰ — سیرۃ خاتم الانبیاء — مسئلہ ختمِ نبوۃ

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام — عظمتِ صحابہؓ و اہلِ بیتؓ — اتحادِ امت

اور ردِّ قادیانیت جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہلِ اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

ملتان: 061-4514122 چناب نگر: 047-6212611